الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

بحمد اللہ تعالیٰ و بفضل رسولہ الاعلیٰ کلام فیض نظام موسوم بہ *

ماہ تابان اوج معرفت

١٣٠٠ ہجری

اہتمام مجمع مکارم اخلاق منبع اشفاق مولوی محمد اعظم علی صاحب قادری رئیس بدایون

متفقہ اسلامیہ لمیٹڈ میرٹھ میں کارپردازان کے اہتمام سے

چھپا

عنوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اور ثناے فراوان پروردگار انس وجان خلایق دوجہان جل شانہ کو شایان ہے
جسکی قدرت کاملہ ہر ذرہ سے نمایان ہے جو چیز عالم امکان میں عیان که نهان ہے
بمصداق حوان من شی الا یسبح بحمدہ اوسکی سپاس گزار و تسبیح خوان ہے اور صلو[ة]
وسلام بے پایان لائق نثار روضہ مطہرہ رشک باغ جنان بجاہ گلزار ابجا[د]
رسالتمآب حضرت شفیع عاصیان ختم مرسلان افضل پیغامبران حب[یب]
محبوب ایزد منان ہے جنکا وجود باجود باعث تکون کون و م[کان]
زمین و زمان ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور تحیات بیشمار و بیکران[...]
جمیع حضرات آل پاک و اصحاب کرام جناب مستطاب حضور[...]
الصلوٰۃ والسلام خصوصاً چار یاران صداقت وخلت[...]

کان جود و احسان منبع شجاعت وبحر عرفان علیہم الرحمۃ والرضوان ہے جنکا علو شان آیات کریمہ صریحہ واحادیث عظیمہ صحیحہ سے کالشمس فی نصف النہار ظاہر وعیان ہے اور رحمت رحمان وغفران ایزد سبحان سزاوار اولیاء عظام پیشوایان اصحاب ایمان ومقتدایان باب عرفان ہے جنکا مرتبہ آیہ کریمہ الاان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون وغیرہ نصوص قطعیہ مین منصوص قران ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اما بعد عرصہ مرام مین اشہب خامہ روان ہے اور تختہ گلزار مدعا مین شاخ گل مقصود پر بلبل مراد بمضامین رنگین گل افشان ہے کہ اس بلدہ ہمایون بدایون مین انعقاد دو جلسہ خیر کا باعث فرحت وسرور پیر وجوان ہے اور موجب تازگی دین وایمان پہلا بماہ محرم الحرام ۱۶-۱۷ تاریخ دو روز تک جلسہ عرس مبارک حضور پرنور عارف معارف شریعت وطریقت واقف حقائق معرفت وحقیقت فخر الاولیا اکمل الاصفیا الوحید فی المعارف والفرید فی التوحید حضرت مولٰنا ومرشدنا حضور پرنور شاہ عین الحق عبد المجید قدس سرہ الحمید قطب زمان غوث دوران ہے جس مین تلاوت قران مجید وفرقان حمید وذکر میلاد شریف وزیارت تبرکات نیت ومنقبت خوانی خاص حضور پرنور ودیگر حضرات سلسلہ علیہ عالیہ قادریہ قدس اسرارہم کا معمول مریدان خاندان ہے دوسری بماہ جمادی الآخرہ جلسہ عرس مبارک حضور اقدس افضل العارفین اکمل الکاملین رئیس الاتقیا راس الاصفیا اعلم العلما فخر الفضلا حامی اسلام ہادی انام آفتاب سپہر طریقت وشریعت ماہتاب برج حقیقت ومعرفت بقیۃ السلف حجۃ الخلف ہادی گمرہان مقتدائے واصلان پیشوائے عارفان سیف اللہ المسلول حضرت مولٰنا ومرشدنا شاہ عین الحق

فضل الرسول القادری المجیدی قدس سرہ الشریف کی عجب شوکت و شان ہے جسکی
مدح مین طبع رسا عاجز و حیران ہے یکم سے ساتوین تک یکہفتہ کامل عقد مجالس کا دستور
خاد مان ہے جنمین انواع و اقسام اقسام کی برکات و حسنات و خیرات و مبرات
کا مہیا سامان ہے مجلس اول مین حالات و معجزات ابتدای ولادت تشریف حضور جناب خاتم
رسالت علیہ الصلواۃ و التحیۃ سے زمان بعثت و ہجرت تک بروایات صحیحہ نثرا و نظما پڑھنیکا
مجلس ثانی مین فضایل مخصوصہ یار غار ثانی اثنین افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت
امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سنانی کا مجلس ثالث مین بیان اوصاف خاصہ
حضور جناب امیر المومنین فاروق اعظم عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا مجلس رابع مین تذکرہ
خاص مناقب جناب حضرت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ کا مجلس
خامس مین ذکر جمیل حضرت شیر خدا مشکلکشا امیر المومنین امام الاولیا جناب علی مرتضی
کرم اللہ تعالی وجہہ کا مجلس سادس مین مناقب جملہ اہلبیت کرام خصوصاً مذکور شہادت حضرت
امام الانام امام حسن مجتبی و جناب سید الشہدا حضرت امام حسین شہید کربلا علیہما السلام
کا مجلس سابع مین خاص منقبت خوانی و بیان کرامات حضور محبوب سبحانی قطب ربانی
غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کا نور افزای قلوب
اہل ایمان و باعث ارغام شیطان و موجب مخذولی اہل حسد و خذلان ہے سال
حال مین کہ بفضلہ تعالی دونون جلسہ منعقد ہوے حال مجلس عرس شریف محرم الحرام سنہ
روان یعنی ایکہزار تین سو ہجری قدسی کا رسالہ گنجینہ اسرار کرامت نام مطبوعہ بلند شہر مولفہ

جناب مستطاب مصدر مکارم اخلاق حضرت قبلتی و کعبتی عمی جناب محمد عظمت علی صاحب
قادری مجیدی دام ظلہم العالی رئیس بدایون مین مفصل بیان ہے جو مریدان و معتقدان
حضور پر نور کا قوت روح و روان و حرز جان ہے اور حال مجلس مبارک عرس شریف
جمادی الاخری سنہ حال صفحہ قرطاس پر جلوہ کنان ہے واضح ہو کہ موافق دستور
سابق یکم جمادی الاخرہ سے ساتوین تک نہایت دہوم دہام و کمال شوکت و شان سے
جلسہ تلاوت قران مجید و درود دلائل الخیرات شریف و نعت منیف و منقبت خوانی مین رات
اور دن ساتہہ کمال خیر و برکت کے حاضرین نے آستانہ معلی پر بسر کے کہ بحصول برکات
و وصول حسنات عرس اقدس ہر ایک فیضیاب اپنی اپنی قسمت پر نازان اپنی اپنی بخت پر قربان ہے
عجب خدا کی شان ہے کہ جب قصائد مناقب جو مریدین عقیدت آگین نے دست بستہ پیش مزار
سُنائی یا دیگر معتقدین ارادت گزین نے خود حاضری سے کسی وجہہ خاص سے
معذور و مجبور رہکر دیگر بلاد سے بہجوائے ایک جگہہ جمع کی گئی جملہ غزلیات و قصاید پر جو غور
کیا گیا تو ردیف وار حرف الف سے حرف یا تک مرتب پائے جس سے شکل دیوان
ظاہر و نمایان ہے چنانچہ اب حسب ایماے احباب بندہ محمد اعظم علی قادری معینی مجیدی
بدایونی عفی اللہ عنہ وہ قصاید و غزلیات ہدیہ ناظرین و پیشکش خدمت مشتاقین
کرتا ہے اور امیدوار رحمت رب رؤف و منان و فضل رحیم و رحمان ہے ٭

قصیدہ فریدہ عربیہ بہیہ نتیجہ طبع دقاد و ذہن نقاد جناب مستطاب جامع الکمال قامع بنیان اہل ضلال حامی مراسم دین متین مولٰنا مولوی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی دامت برکاتہم

الحمد للمتوحد ۔ بجلاله المتفرد
والآل امطار الندی ۔ والصحب سحب غوائد
فی خیلهم ورجالهم ۔ مع کل عادٍ معتد
لکن عبدک آمنٌ ۔ اذ من دعاک یؤید
یارب یاربّاہ یا ۔ کنز الفقیر الفاقد
انت القوی فقوّنی ۔ انت القدیر فایّد
وبمن اتی بکلامه ۔ وبمن هدی وبمن هُدی
وبکل من حب الرضی ۔ من عند رب واحد
لاهم سترک مسبل ۔ فبذیل حفظک ارتدی
الله مولٰنا ولا ۔ مولی لعاتٍ مفسد
لا بارکت ید ربنا ۔ فی نجد اهل مفاسد
ها مطلع القرن الذی ۔ قرن العنید الاعند
ها فلیکدنی من یشاء ۔ ولیعل ولیستنجد

وصلاۃ مولٰنا علی ۔ خیر الانام محمد
لاهم قد هجم العدی ۔ من کل شاوٍ والعد
یا مثبت من زلة مثبت ۔ باغین ذله مهتد
لا اختشی من باسهم ۔ بید ناصری اقوی ید
بک التجی بک ادفع ۔ فی نحر کل مهنّد
فالی المعظم توسلی ۔ بکتابه وباحمد
وبطیبة وبمن حوت ۔ وبمنبر وبمسجد
لاهم فادفع شرهم ۔ وقنی بکیدة کائد
فضل الرسول لنا ومن ۔ عبد المجید بمجد
قرآننا قرباننا ۔ والله اقرب شاهد
فبها الزلازل والفتن ۔ وبها جنود مطرد
فبذا اتانا العلم فی ۔ خبر صحیح مسند
ولیجمعن شرکاءه ۔ انا فی حمایة واحد

ھ اترث الضمایر علی اعتبار البلدۃ وان کثرت وذکرت علی الاصل ۱۲ منہ

فضل الرسول هو الذي ... والاه كل مسدد

اعظم به كم فاز من ... فضل ومجد ناجد

انظر بوارقه اذا ... برقت بعليا فرقد

بلغ المرام بنورها ... من شاء الا المعتدي

لكن مختار العمى ... كثمود كاره اثمد

غلبته شقوته وقد ... هدي الكتاب بما بدي

لو يفتدي من بؤسه ... لكنه لن يفتدي

اذ كان هديك هاديا ... يحمي عن النهج الردي

قطعت يداك وما تبينهم ... بمحمد ومحمد

انخنتهم حقا فلا ... يقتص منك ولا تدي

وقصد طيبة طيب ... فوردت اعذب مورد

اليوم كل مقوم ... بك يهتدي بك يقتدي

ونبيك المتفضل ... ادناك في ذا المقعد

بالله لا تنساه اذ ... هو قادري احمدي

اتت المنى وتوفرنا لهنا ... فلوجه ربك فاسجدي

وجا الجمال جلا العنا ... وجلا الجلال السرمدي

وادعى قلوبا بالمنه ... ودعي النفسي الجلمدي

وموافق لموفق ... يحظى باوفق مقصد

اكرم به كم جاز من ... فيض وجود جائد

نعم الضياء ديباله ... من وقد متوقد

لراى ان السبيل كما زبى ... لو كان لم يتردد

فعمي وعمي من بلي ... وكذاك كل معبد

ويلا وبل ليس فرا ... ويلا ولكن في الغد

فالمد يجريك الجرا ... يا قاصما المعاند *

تسطو على اهل الجفا ... سطو المؤتمر من عدى

فتسخت بحر ذنابهم ... فيها تروح وتغتدي

جابتهم مجبتهم ... وحججت خير معابد

وشددت رحلك نحوه ... فشهدت اطيب مشهد

فحشرت مرضيا الى ... عدن كاحسن وافد

فاذن تشفع للرضا ... عند النبي الامجد

يا نفس طاب اوانك ... فتشكري وتجلدي

تبع العباب فلا ظما ... وسخا السحاب فلا صدي

وجنا الجنان لمن جنا ... اكلي طيبي واحمدي

اذ ان هذا عرس من ... بنداه مزن غنا ندي

لا تبلغین مدیحہم	او انت قاصرة الید	لکن اہنی عامہ	وزمان رحلة سیدی
فی بصر عین کدرتی	ان نظم سلک مفرد	فضل الرسول مویدا	یا فضل عرس اماجد
ہذا وصلی ربنا	بتکرر وتجدد	ذو ما علی بن یوسف	بمحمد و باحمد
والآل والاصحابہم	ماوای عند شدائدی	یا غیر والورقا علی	یان تخیر مغرد

مراد والمعانی اللغویہ فصیح فور لوصعت و مرادم تکرار القافیہ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

تمت

حرف الالف

از نتیجہ ذہن عالی حضرت سید مہدی حسن صاحب زید مجدہم نبیرۂ حضور اقدس اکمل الواصلین قدوة العارفین خاتم الاکابر جناب سید شاہ آل رسول صاحب مارہروی آل احمدی برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

برج مجد و فضل مین ہے اقتران سعدین کا
یعنی شاہ عین حق اور اونکی نور العین کا

بحر علم و بحر عرفان ہین وہ خضر راہ دین
اونکا روضہ ہے نمونہ مجمع البحرین کا

آگیا پہر موسم عرس شہ فضل رسولؐ
دن خوشی کا وقت فرحت کا ہی موقع چین کا

ہے یہہ جلسہ اہل حق کا آئین بیدین کسطرح
جمع ہونا ممتنع ہی بالیقین ضدین کا

ہی یکم سے ساتوین تک روز و شب جلوہ نیا
عرس کا جلسہ ہی ہی کیا واہ زیب و زین کا

بزم اول مین پڑہا جاتا ہی باشوق و ادب
ذکر میلاد جناب صاحب قوسین کا

بزم ثانی مین پس از نعت نبی معمول ہے
مدحت صدیق اکبرؓ ثانی اثنین کا

بزم ثالث مین ہے شان پاک فاروقی عیان
عہد مین جنکی مٹا تہا نام کفر و شین کا

بزم رابع مین ہوا کرتا ہے ذکر و تذکرہ
فیض وجود حضرت عثمان ذوالنورین کا

بزم خامس مین ثنا خوان وصف کرتی ہین بیان — حضرت مولا علی شاہنشہ کونین کا
بزم سادس مین ثنا خوانونکا یہہ دستور ہے — وصف پڈھتی ہین رسولؐ پاک کی سبطین کا
بزم سابع مین بیان ہوتا ہے حال باکمال — غوث اعظم نائب سبطین مقبولین کا
یا معین الحق شہِ فضلِ رسولؐ نامور — بہر عین حق مجھے اقبال دے دارین کا
کیا لکھی مھدی حسن مدحت تری جب وہ فخر ہے — اہل حق کو چومنا شاہا تری نعلین کا

از مولوی انوار الحق صاحب قادری معینی مجیدی زید مجدہم

معین الحق کی مدحت کا ہے پہر جو مین خیال آیا — عروج بخت سے ذہن رسا کو کیا کمال آیا
مٹایا نام اہل نجد کا حکم پیمبر سے — تمہاری ذات سے اعداء دین مین کیا زوال آیا
مزا ہے قال والونکا تمہاری بزم عالی مین — کسیکو مجلس انور مین کیفیت سے حال آیا
ہے عین الحق کا جلوہ آپ کی شکل و شمایل مین — زبان پر آپ کا صل علی ذکر جمال آیا
گلی تیغ حسد سے منکرون کے کٹ گئی یکسر — سر مجلس زبان پر جب ترا ذکر جلال آیا
تمہارا بندۂ مضطر تمہارا عاشق شیدا — درِ دولت پہ فریادی بقصد رنج و ملال آیا
تصدق عین حق کا دیجئے انوار کو آقا — درِ اقدس پہ کہولی ہاتہہ ہے بہر سوال آیا

از مولوی ابرار الحق صاحب کیف تخلص قادری معینی مجیدی زید کیفہم

کیا بیان ہو مرتبہ اوس شاہ عالی جاہ کا — خادمونکا جسکے رتبہ ہے فنا فی اللہ کا
غیر ممکن ہے ادا ہو وصف اوس درگاہ کا — سجدہ گہ جو آستانہ ہووے مہر و ماہ کا
ڈر نہین ای کیف اب مجکو کسی بدخواہ کا — سر پہ سایہ ہے مرے فضل رسول اللہ کا

اصفیا و اولیا سب جمع ہین درگاہ مین
عرس ہے آج اوسکا جو رہبر ہے دین کی راہ کا

کون وہ یعنی معین الحق شہ فضل رسول
جنپہ تہا جلوہ عیان فضل رسول اللہ کا

مرقد اطہر پہ حضرت کے بجائے آسمان
شامیانہ بنگیا ہے میری دود آہ کا

پہنسگیا ہون بحر غم مین دو چہڑا بہر خدا
مین بھی کہلاتا ہون خادم آپ کی درگاہ کا

ہے یہی موقع مدد کا دستگیری کیجیے
کون ای آقا سوا تیرے ہے اس گمراہ کا

کیا مجھے خوف و خطر ہو فتنہ محشر سے کیف
ہون غلام خاندانی مین بھی اس درگاہ کا

وله زید کیفه

سیر کرتا ہوا کل سوئے چمن مین جو گیا
دیکھتا کیا ہون کہ گلشن کا ہے کچھ رنگ نیا

جسطرف دیکھے ہین نور کی نہرین جاری
ٹہنڈی ٹہنڈی چلی آتی ہے بہشتونکی ہوا

مین اسی سوچ مین تہا آج یہہ کیا ہے سامان
ناگہان غیب سے دی ہاتف غیبی نے صدا

کیون تحیر ہے تجھے اور تردد کیون ہے
غور سے دیکھ ادہر ہوش مین آ ہوش مین آ

سال بہر بعد جہان مین ہے عرس حضرت
خیر و برکت سے ہوا آج کی دن جلوہ نما

کون وہ پیشرو لشکر ارباب صفاء
کون وہ حامی دین فضل رسول دوسرا

کون وہ مصدر الطاف خدائے اکرم
کون وہ راہبر منزل عرفان ھدا

روز عرس آج اوسی حامی اسلام کا ہے
جو کہ ہے بادشہ مسند اقلیم فنا

محفلین ہونگی پڑہا جاویگا ذکر حضرت
سلگین گے عود کی مانند دل اہل وفا

ایسی فرحت ہوئی مجکو کہ نہین جسکا بیان
جب سنا غیب سے یہہ مژدہ فرحت افزا

سوچکر مین یہہ تعجیل جو آیا گھر پر
حقکی محبوب کا مین مدح سرا ہوتا ہون
سنکے یہہ بات مری جوش مین آکر یکبار
فیض مولا سی مرا اوج پہ ہے بخت رسا
مجلس عرس جو درگاہ معلیٰ مین ہے
بزم اقدس مین جو لوگ آتی ہین آئی ہو اے
روضۂ خلد جو درگاہ کو کہئے ہے درست
ایک جانب کو صفین باندہی ہو عارف حق
اور کسی سمت ہین حلقہ کئے آداب کیساتہہ
کوئی پڑہتا ہے درود اور کوئی پڑہتا ہی سلام
مدح خوانان پیمبر بھی کسی جا بیٹھے ❊
عالم غیب سے بھی صل وسلم یارب
اور کسی سمت سے آواز یہہ آتی ہی کہ ہان
سنکے آواز مرے دل مین بھی آئی یہہ بات
جا کے منبر پہ پڑہا جب یہہ قصیدہ مینے

جمع خاطر کو کیا پہر یہہ طبیعت سے کہا
تو بھی اے فکر فراز ورطبیعت وکہلا
طبع موزون نے یہہ پہر مطلع دلچسپ لکھا
جو تعلّی مین کرون آج کے دن سب ہے بجا
عرش اعلی سے بھی حاضر ہی ملائک کا پرا
در سی لیجا کے ملائک اونھین دیتے ہین بٹھا
در و دیوار سے ہے بسکہ عیان نور وضیا
کرتے ہین گوشہ مین بیٹھے ہوے کچھہ یاد خدا
بیٹھے ہین سر کو جھکاے فقرا و علما
ذوق اور شوق مین کہتا ہے کوئی صل علی
شوق سے پڑھتے ہین تعریف رسول دوسرا
بزم اقدس مین چلی آتی ہے ہر سو سے صدا
جسکا جی چاہے پڑھے مدح شہنشاہ ہدا
چلکے منبر پہ پڑہون مدح جناب والا
چار جانب سے یہہ آئی تھی صدا صل علی

یہہ قصیدہ جو لکھا اسکے صلہ مین اکیف
دیکھئے ہوتا ہے سرکار سی کیا مجکو عطا

از حافظ واحد یار خان صاحب زید عزہٗ

ہو بیان کیا اُسکے عز و جاہ کا	عرس ہے فضل رسول اللہ کا
یا معین الحق عرب تک جابجا	فیض جاری ہے تری درگاہ کا
دم قدم سے آپ کے مونھ پھر گیا	پیروان فرقہ گمراہ کا
آستان پر آپ کے اے بحر فیض	بسترا ہے ہر فقیر و شاہ کا
لطف حضرت سے یہہ واحد یار خان	منتظر ہے بخشش دلخواہ کا

الباء الموحدۃ

از مولوی فضل مجید صاحب معینی مجیدی قادری واصف تخلص زید فضلہم

وقت مدد ہے اے شہ عالیجناب اب	دیکھو حضور ہے مری حالت خراب اب
شعلے بھڑک رہے ہین تب اشتیاق سے	جان نہین رہی ہے دل بھی ہوا ہے کباب اب
فضل رسول پاک ہے یان کیا عجب کہ ہون	رونق فزا جناب رسالت ماب اب
عشاق جان نثار پہ ہے رحمت خدا	ہین منکرین مورد قہر و عتاب اب
نازان ہین ہم غلام کرم پر حضور کے	مطلق نہین ہے فکر حساب و کتاب اب
مجلس مین آج دور شراب طہور ہے	دیجئے حضور مجکو بھی جام شراب اب
واصف کو اب وصال سے مسرور کیجئے	کب تک سہی فراق مین رنج و عتاب اب

از مولوی انوار الحق صاحب زید مجدہٗ

باب کرم پہ تیری کرون اب مین کیا طلب	ملتا رہا ہے آپ کی گھر سے بلا طلب

دست کرم کی دہوم ہے تیرے جہان مین	اکرتے ہین تمکو تم سے تمہاری گدا طلب
آیا جو مانگنے اوسے بے مانگے دیدیا	اکرنے نہ پایا مونھ سے ابھی کچھہ ذرا طلب
در کے ترے فقیر ہین ہم یا معین حق	کرتے ہین صبح وشام تمہین سے سدا طلب
کونین کے حصول ہون مقصد تری طفیل	اب چاہتا یہی ہے دل مدعا طلب
لون کیا صلہ مین مدح سرائی کی آپسے	حیران ہون سوچتا ہون کہ سون آج کیا طلب
انوار اب سلام کو مرقد پہ آئے ہین	ہوتی تھی یا حضور مین صبح و مسا طلب

از محمد یسین شوق زید شوقہ

مضطر ہون بیقرار ہون اور تشنہ کام اب	کر ساقیا عطا مئے وحدت کا جام اب
اے میکشو چلو درِ فضل رسول پر	لٹتے ہین وان شراب محبت کی جام اب
قدسی ہین جمع اتنی کہ رکھنے کو پانون کے	درگاہ مین ہمین نہین ملتا مقام اب
فرماکے رحم حال پہ باوِ سحر مری *	پہونچا حضور مین دے مرا بھی سلام اب
ایسا پسند آیا کہ کرنیکو ورد شوق	قدسی فلک پہ لیگئے میرا کلام اب

التاء المثناة الفوقانیہ

از مولوی انوار الحق صاحب ضیا زید مجدہ

مری نظر مین سمائی حضور کیصورت	عیان ہے پردۂ دیدہ سے نور کی صورت
بسا ہوا ہے نظر مین جمال عین الحق	وہ ہے حضور کرامت ظہور کی صورت
عیان ہے چہرہ سے کیا آل احمدی جلوہ	وہ شمع بزم ہے یا نور نور کی صورت

لکھون جناب علی کی نورچشم کا وصف ۔۔۔ کہ اوس سے نکلیگے قرب حضور کی صورت

خوشی ہے عرس کی سبکو تری معین الحق ۔۔۔ عیان ہے چہرہ سے کیا کیا سرور کی صورت

لگا ہے مجلس انور مین خلق کا میلہ ۔۔۔ مزار پاک ہے نور وظہور کی صورت

ہمارا الجنت سیہ بھی چمک اوٹھی انوار ۔۔۔ نظر جو خواب مین آئی حضور کی صورت

از نجم الدین ثاقب تخلص مرید عزہ

جنت سے ہے رتبہ مین بڑی شان زیارت ۔۔۔ رضوان کو بھی ہے خلد مین ارمان زیارت

حوران جنان جن و بشر جان سے دل سے ۔۔۔ ہر صبح و مسا رہتی ہین قربان زیارت

درگاہ شہ فضل رسول دوسرا ہے ۔۔۔ جو وصف لکھون مین وہ ہے شایان زیارت

اتا ہے نہین صبر ہے عشاق کے دلکو ۔۔۔ جب خلد مین یاد آتا ہے بستان زیارت

اب دیکھ لے اللہ دعا اسکی ہو پوری ۔۔۔ ثاقب کو بھی مدت سے ہے ارمان زیارت

الثناء المثلثہ

از مولوی انوار الحق صاحب مرید مجدد

حاضر ہون در پہ مرشد ذیجاہ الغیاث ۔۔۔ ملتے نہین ہے مجکو کہین راہ الغیاث

اے دستگیر وقت مدد ہے مدد کرو ۔۔۔ فوج الم نے گھیرا ہے یا شاہ الغیاث

میلہ ہے داد خواہو نکا در پر حضور کے ۔۔۔ ہون مین بھی کب سے حاضر درگاہ الغیاث

تم راہ پر لگا دو مجھے یا معین حق ۔۔۔ بھولا ہوا ہون دیر سے مین راہ الغیاث

جو کچھ ہون مین برا ہون بھلا ہون ہون آپکا ۔۔۔ سب نیک و بد سے آپ ہین آگاہ الغیاث

نالان ہون درد دل سے مین دربار شاہ مین ‌‌ ‌ فریاد ہے زبان پہ مری گاہ الغیاث
الکو آخستہ حال پہ ہو مہر کی نظر ‌ ‌ ‌ پیر فلک نے لوٹ لیا آہ الغیاث

از نجم الدین ثاقب زید عزہ

مونس مرا کوئی ہے نہ ہے یار الغیاث ‌ ‌ ‌ جتنے رفیق تھے ہوے اغیار الغیاث
کشتی ہے مجھ غریب کی منجھدھار الغیاث ‌ ‌ ‌ فضل رسول اسکو کرو پار الغیاث
کیا جانے مجکو حاسد بدکیش کون ہون ‌ ‌ ‌ ٹھہرا اے چرخ گر کہون یکبار الغیاث
جلوہ دکھائیے مجھے یا عین عین حق ‌ ‌ ‌ درد فراق سے ہون مین بیمار الغیاث
فضل رسول بوجھ سے مین آہ دب گیا ‌ ‌ ‌ عصیان نکا دوش پہ ہے گران بار الغیاث
کیجے مدد مری مری مولا مری معین ‌ ‌ ‌ بازی فلک سے اب مین گیا ہار الغیاث
آتی ہے شرم مونھ کو دکھاتی ہوی شہا ‌ ‌ ‌ در پر پکارتا ہے گنہگار الغیاث
اس آستان پاک پہ بندہ یہہ آپ کا ‌ ‌ ‌ در پر کھڑا پکارے ہے سرکار الغیاث
مجھپر نگاہ رحم کے ہو وقت غور ہے ‌ ‌ ‌ جور فلک سے مین ہوا لاچار الغیاث
جز آپ کی نہین ہے وسیلہ مرا کہین ‌ ‌ ‌ ہائے ہوئے ہے مجھ سے فلک خار الغیاث
ثاقب کے بھی خبر لو ذرا یا معین حق ‌ ‌ ‌ اب کر رہا ہے بر سر دربار الغیاث

حرف الجیم

از حافظ غلام جیلانی صاحب قادری مجیدی زید مجدہم

بزم عرس شہ ذیشان ہے آج ‌ ‌ ‌ جلوہ خاصۂ یزدان ہے آج

حلقۂ ذکر کا بھی مجمع ہے	جلسۂ قراۃ قرآن ہے آج
جلوۂ شان معین الحق ہے	خاص دربار کا سامان ہے آج
صحن درگاہ شہ عین الحق	غیرت گلشن رضوان ہے آج
شامیانہ نہین ہے ابر کرم	گنبد چرخ بھی قربان ہے آج
عین حق اور معین الحق مین	نور قطبین نمایان ہے آج
ہے جو اس بزم مین ذکر مولد	آمد شاہ رسولان ہے آج
مغفرت ملتی ہے جو حاضر ہو	مہتمم رحمت یزدان ہے آج
ہر مجیدی و معینی دیکھو	اپنے مرشد کا ثنا خوان ہے آج
وہی ملتا ہے صلہ جو مانگین	مدح خوانون پہ یہہ احسان ہے آج
سب پہ ہے فضل رسول اکرم	حقکی بھی رحمت و غفران ہے آج
جبہ سا باب مجیدی پر خاص	یہہ غلام شہ جیلان ہے آج
آئی کوثر سے صدائے ہاتف	عرس مست مئی عرفان ہے آج

از مولوی انوار الحق صاحب زید مجدہم

سجدہ مین در پہ رکھکے جبین نیاز آج	حاضر ہون بزم عرس مین بندہ نواز آج
ہون محو تیرے نام پہ ایسا معین حق	اپنا بھی بیخودی مین نہین امتیاز آج
شہرہ ہے چار سو تری عرس شریف کا	ہے باب مجد و فضل مریدون پہ باز آج
روز سعید عرس کا بڑھکر ہے عید سے	عیش و سرور کرتے ہین اسدن پہ ناز آج

پایہ وہ تم نے پایا فنا فی الرسول مین
قربان ہین نام پاک پہ اہل حجاز آج

کردو غنی فقیر کو فضل رسول پاک
ہے گردش فلک سے جو بے برگ و ساز آج

اے ناخدای کشتی اہبید المدد
طوفان غم مین اگیا میرا جہاز آج

فرمائیے قبول طفیل رسول پاک
لایا غزل ہون لکہکے مین بہر نیاز آج

انوار شوق مدحت مرشد ہے زور پر
رکتا نہین ہے خامۂ مدحت طراز آج

از حافظ عنایت احمد صاحب قادری معینی مجیدی زید عزہ

ہے فیض عام مجمع ذکر خدا ہے آج
فضل رسول سے در عرفان کہلا ہی آج

درگاہ مین ہے جلوۂ شان معین حق
خورشید برج قرب خدا کی ضیا ہی آج

سب عمزدونکا غنچہ خاطر شگفتہ ہے
کیا اس مکانمین باغ جنان کی ہوا ہی آج

احسان کرینگے عرس مین سب پر معین حق
دربار عام بادشہ اولیا ہے آج

سب کی نظر ہے کعبۂ دین کے مزار پر
زائر کا مرغ دل ہے کہ قبلہ نما ہے آج

محروم اس جناب سے جاتا نہین کوئی
ہان شرط اعتقاد ہے صدق و صفا ہی آج

اب ہاتھ اوٹہا عنایت احمد خلوص سے
مقبول بارگاہ مین تیری دعا ہے آج

یارب طفیل حضرت شاہ معین حق
حاصل ہو میرے دل کا جو کچھ مدعا ہی آج

صدقہ مین عین حق کے ملی مجکو نور چشم
اونکا غلام خاص ہو یہہ التجا ہے آج

اکسیر میری حق مین ہو اس در کی خاک پاک
کافی ہر اک مرض کے لیئے یہہ دوا ہی آج

باقی رہے نہ عارضہ اہل و عیال کو
تیرے کرم سے مجکو امید شفا ہے آج

عاصی ہون پر غلام ہون اس خاندان کا	امید لطف ورحمت وجود وعطا ہے آج

الحاء المہملہ

از مولوی انوار الحق صاحب زید مجدہم

نام معین حق پہ بدل مبتلا ہے روح	روز الست سے میری مستِ و لاہی روح
مرشد کے ذکر پاک سے دلکو سرور ہے	قربان اونکے نام پہ نام خدا ہی روح
صدقہ ہزار جان ہے مرشد کی نام پر	گرد مزار شوق اتمّ سے فدا ہے روح
وہ ہے جلال حضرت فضل رسول کا	اعداء دین کے نام سے اونکے ہوا ہی روح
پیر فلک کے دور مین آقا مین تنگ ہون	دنیا کے حادثون سے الم آشنا ہے روح
ہر رونگٹے مین عشق ہے تیرا بھرا ہوا	رگ رگ مین میرے توہی تجہی پر فدا ہی روح
انوار ہی غلام حضور معین حق	ہان جان نثار نام شہ اولیا ہے روح

الخاء المنقوطہ

از مولوی انوار الحق صاحب زید مجدہ

ہے یہہ حضور آپکا دستِ عطا فراخ	دروازہ پر ہے دامن شاہ وگدا فراخ
لاکھون فقیر در سے غنی ہوکے آے ہین	ہے یہہ معین حق ترا باب سخا فراخ
ایسا مجھے عطا ہو کہ بن جائین ساری کام	مفلس ہون ہین مگر ہے ترا حوصلا فراخ
تھی یک نگاہ مہر خدائے مین جلوہ گر	چشم کرم تہی خیر سے حضرت کی کیا فراخ
وابستہ دم قدم سے تھی حضرت کی ایک خلق	سرکار کا یہہ دامن دولت رہا فراخ

ہے جوکہ خاندان مجیدی کا جانشین	باب کمال اوسکا رہے یا خدا فراخ
انوار ہین قلم مین توجولانیان بہت	لیکن نہین زمین غزل کی ذرا فراخ

الدال المہملہ

از محمد سعید خان صاحب رائپوری متعلقہ قائمگنج ضلع فرخ آباد ساجد تخلص زید مجدہٗ

المدد ای شاہ شاہان المدد ؁	المدد ای قبلہ جان المدد
نام نامی ہے ترا فضل رسول	کیجے مجھہ پہ فضل و احسان المدد
مین رہون کب تک بھلا خمیازہ کش	ہو عطا یک جام عرفان المدد
تشنہ لب ہون شربت دیدار کا	قلزم و زخار یزدان المدد
ہے شب تاریک غم کالے بلا ؁	المدد ای مہر تابان المدد
جان لبونپر ہے گھٹا جاتا ہے دم	خضر راہ آ بچیو ان المدد
یہہ دل مجروح جانِ ناتوان	ہی قتیل تیغ ہجران المدد
ہے معین حق لقب تیرا شہا	اور بندہ ہے پریشان المدد
عرض ساجد کی یہہ ہے اے شاہ دین	پورے ہون سب اسکے ارمان المدد

از محمد شفیع شوق زید شوقہ

ھرکہ بر بابت گدائی میکند	بر دو عالم بادشائی میکند
اے معین حق بیا کز ہجر تو ؁	از تنم جانم جدائی میکند
چرخ را رفعت ازان حاصل شدہ	کو ببابت جبہہ سائی میکند

الْمدد یا غوثنا فضل رسول
چرخ کجرو کج ادائی میکند

در فراق تو شبها صبح و مسا
تا فلک آهم رسائی میکند

خوف طوفان نیست چون تو دین پناه
کشتیم را ناخدائی میکند

شوق را در دو سرا فخری بس است
کو ترا مدحت سرائی میکند

از مولوی محب احمد صاحب مجیدی معینی قادری واصل تخلص

درِ فضل رسول الله چون حاجت روا باشد
به پیش غیر عرض مقصد دل کی روا باشد

تو خود فرما شہا معروض حاجت پیش غیر تو
غلامان عقیدت کیش را آن کی سزا باشد

چو آن شاہ معین حق بود فضل رسول الله
دلا فضل رسول پاک را کی انتہا باشد

شہا گر ہر بن مویم بوصفت صد زبان گردد
چہ ممکن یکسر موی ز اوصافت ادا باشد

اگر بہر دعا در حضرتِ حق دست برداری
اجابت بوسہ زن ہم بلبہای دعا باشد

خوشا وقتیکه از سر پا کنم در کوئے پاک تو
ز خاک آستانت دیدہ و دل را ضیا باشد

چو سنگ آستانہ کعبہ ارباب عرفان است
درِ دربار عالی قبلۂ اہل صفا باشد

مراد نامرادان مدعاے آرزومندان
مریضان جہان را درگہت دار الشفا باشد

تمناے دلِ عشاقِ حق مقصود اہل الله
مزار فیضیارت مورد فضل خدا باشد

بضوء عارض پر نور تابد ز سیمایت
خور تابان مثال ذرہ بل کم از سہا باشد

بانوار تجلی الہی بر رخت شاہا
مجال ہمسری مہر درخشان را کجا باشد

پئے تسکین درد قلب واصل جان بلب خستہ
سواے شربت وصل تو شاہا کی دوا باشد

الذال المعجمه

محب احمد واصل زید مجده

جندا النور سراپا کہ سراپا کاغذ
بنگیا مطلع خورشید سراپا کاغذ

دیکھکر حرف مناقب کے ضیا سرتاسر
ورق سادہ تھا کیا بنگیا زیبا کاغذ

دیکھکر حسن خداداد کا جلوہ یکسر
اپنے جامہ مین سماتا نہین پھولا کاغذ

واہ کیا حسن کا عالم ہے کہ وقت تحریر
بنگیا نام خدا نور کا پتلا کاغذ ٭

خوب ڈھونڈا کیئے لکھنے کو سراپا ئی حضور
صفحہ دلکی سوا کوئی نہ پایا کاغذ ٭

بدر سیمائے منور کا جو نقشہ کھیچا
کر اوٹھا اپنے انا النور کا دعوا کاغذ ٭

دم توصیف تجلی رخ انور سے ٭
سربسر نور کا دکھلاتا ہے جلوا کاغذ

دیکھہ رخسار کی خوبی و نزاکت یکسر
ورق گل کا ہوا رشک سے میلا کاغذ

برگ گل ہوگیا غیرت سے معا پژمردہ
دیکھہ اوصاف لب لعل کا تازا کاغذ

مونہہ نظر آنے لگا بنگیا آئینہ حسن
وصف دندان منور سے یہہ چمکا کاغذ

چشم بد دور جب اوس انکھہ کی کھینچی ہی شبیہ
بنگیا ہم نظر نرگس شہلا کاغذ ٭

انکھین دکھلاتا ہے کیا کیا یہہ گل نرگس کو
پا گیا آپ کی انکھون کا اشارا کاغذ

کان وہ کان کہ تھی حسن خداداد کے کان
اونکی خوبی کا کری کیسی احاطہ کاغذ

ہاتھ کی اوسپہ جو اوصاف کا لکھنا چاہا
دستگیری کے لگا کرنے تمنا کاغذ

لکھتی ہی وصف زر افشانی وا ثیار دکرم
سربسر ہوگیا زر کار و سنہرا کاغذ ٭

یہہ کرامت ہے زبان گنگ دم وصفِ بیان
بولا اوٹھتا ہے عجب وصف وثنا کا کاغذ

سینہ گنجینۂ اسرارِ خدادادنی تھا ٭
اوسکی وسعت کا احاطہ کری کیا کاغذ

کھینچنے کی لئے نقش قدم پاک حضور
پردہ چشم کا سادہ نظر آیا کاغذ ٭

ہین اعانت کوشۂ فضل رسول دیباچہ
خوف اب کیا ہے کہ اعمال کا نکلا کاغذ

یا معین سرِ عنوان جو لکھا بہرِ شفا ٭
ہوگیا صحت وتسکین کا نسخہ کاغذ

لکھون کیا کیا تیرے اوصاف وفضایل شاہا
صفحہ دہر تو چھوٹے سے ہے چھوٹا کاغذ

لکھتا ہین آپ کے اوصاف بہت کچھ واصل
کیجئے کیا کہ مناسب نہین ملتا کاغذ ٭

از ساجد رای پوری زید عزہ

رہتا ہے تیرے ذکر سے کام ودہان لذید
مونہہ مین ہے مثل موجۂ کوثر زبان لذیذ

لکھتا ہون تیری کیا لب نوشین کے وصف کو
یکدست ہے جو دست مین کلک وبنان لذیذ

ذکر فیوض حضرت فضل رسول سے
سچ تو یہہ ہے کہ ہوگیا کام جہان لذیذ

اہل زمین پہ حصر ہے کیا ساکنان چرخ
رکھتے ہین تیری وصف مین کام ودہان لذیذ

پڑھتا ہے بزم عرس مین اشعار منقبت
مدحت سرا کا ہے لب گوہر فشان لذیذ

واللہ یہان جو مرقد فضل رسول ھی
ہے جان کو اپنی خطۂ ہندوستان لذیذ

لکھی ہین وصف پاک مین اشعار پر مزہ
کیون ہو نہ کام ساجد رطب للسان لذیذ

الراء المہملہ

از ساجد رای پوری زید مجدہ

اے بوالہوس یہہ دم ہی دُر بے بہای عمر	اس قلزم جہان مین ہو آشنای عمر
ہان مغتنم تو عیش و دو روزہ کو جان لے	ہو ویگی چاک چاک یہہ اکدن قبای عمر
لے مار اسکو جلد سمجھتا نہین ہے تو	یہہ نفس پر فسون ہے بس اک اژدہای عمر
کیا اعتماد اسکا ہے غافل بہوش باش	از بسکہ کم شرار سے بھی ہے بقای عمر
خاک مزار اقدس فضل رسول کو	ہین ویسے جانتا ہون یہ از کیمیای عمر
الفت مین اونکی صرف ہون اوقات یا خدا	اسکے سوا نہین ہے کوئی مدعای عمر
ساجد خموش مدحت فضل رسول پاک	ممکن نہین تو لکھ سکے تا انتہای عمر

از واصل قادری زید مجدہ

یہہ آستانہ عالی ہے مطلع الانوار	وفور نور سے پر نور ہین در و دیوار
اس آستان کو اگر آسمان زمین کہیئے	بیان نہ رفعت و عظمت کا ہویگی زنہار
اس آستانہ پہ گردون ہے سر جھکائے ہوی	اس آستان معلّیٰ کا ہی یہہ عز و وقار
اس آستانہ سے ہین فیضیاب خاص و عام	یہہ آستانہ ہے امید گاہ ہر دیندار
یہہ در ہے حصن حصین امن و عافیت کے لیئے	یہہ آستان مقدس ہے ہر بلا سے حصار
سمجھتے ہین جسے اکسیر سارے اہل کمال	وہ بیگمان اسی درگاہ پاک کا ہے غبار
ہے خاک پاک اسے بارگاہ کے لاریب	شفای درد دل زار و خستہ آزار
میسر آے گر اس آستان کے دربانے	کرون مین ناز نصیبو نپہ اپنے سو سو بار
مطاف اہل طریقت ہے باب فضل اسکا	ہے باب مجد حقیقت مین کعبہ ابرار

عجب تجلی حق باب نور سے ہے عیان
مثال آئنہ قلب مومن دیندار

حریم پاک مین فضل خدای برحق سے
عیان ہین آیہ اللہ نور کے آثار

ہین فیضیاب بہم صف بصف بصد آداب
بشکل وصورت پروانہ گرد شمع مزار

مثال ماہی بی آب ہے طپان کوئی
نہین کسیکو ہے سیماب وار صبر وقرار

ہین وجد وحال مین یک سمت اہل فضل وکمال
ہین ذکر وشغل مین مصروف یکطرف حضار

کوئی تلاوت قرآن مین ہے بدل مشغول
کسیکو ورد دلائل سے ہے بجان سروکار

کہین ہے بزم ولادت کا اہتمام تمام
ہے کوئی ذکر مناقب مین ترزبان چوہزار

نکیون ہو مظہر فیضان وفضل ورحمت وجود
کہ ہے یہہ حضرت فضل رسول کا دربار

یہہ دن مریدونکو ہے روز عید وشب قدر
یہہ رات دن ہے عجب انتخاب لیل ونہار

وہ کون خسرو دین شاہ ملک فقر وفنا
ہے انتظام شریعت کا جنپہ دار ومدار

عزیز مصر طریقت شہ دیار بقا
جو ہین ولایت عرفان کی مالک ومختار

کرم کا جن کے ہے شہرہ تمام عالم مین
فیوض خاص کی جاری ہین جابجا انہار

ثنا ہا اگر مراہر موئی تن زبان ہووے
ہے تیرے فضل کا دشوار انحصار وشمار

بنائین سرمہ عقیدت سے چشم حق بین کا
تمہاری خاک قدم گر ملے اولوا الابصار

فراق روئی منور مین شام غربت سے
زیادہ تر مجھے صبح وطن ہے تیرہ وتار

ہے منتظر سگ اصحاب کہف کا قصہ
زبان خلق پہ ای میری ناصر وغمخوار

حضور مین کبھی تو اچھونکا نام لیوا ہون
مین کیا نہین سگ درگاہ ای مری سرکار

برا ہون یا ہون بہلا ہون تو اپکا بردہ
تیرے سوا نہین اوروں سے کچھ مجھی سروکار

ہجوم یاس ہے کیجے ذرا کرم کی نگاہ
مین خستہ جان ہون پریشان ہون سخت ہون لاچار

نہ پیچ و تاب ہو کچھ عرصۂ قیامت مین ٭
کہلی جو نامہ اعمال کا مرے طومار ٭

اسی امید پہ پکڑا ہے اپ کا دامن
یہی وسیلہ ہے واصل مجھے بروز شمار

از مولوی انوار الحق صاحب زید مجدہ

چمن مین کیون گل و غنچہ دکہا رہے ہین بہار
ہے پتہ پتہ پہ جوبن بحال ہین اشجار

شجر ثمر سے پہلے ڈالیون پہ پھول کھلے
بنا ہے رشک چمن کیون یہہ دامن کہسار

یہہ کیون خوشی مین ہین گل قہقہہ مین ہین غنچے
بنا ہے تختہ فردوس تختۂ گلزار ٭

طلوع نیر اقبال کیون جہان مین ہوا
نہان بجیب عدم کیون ہوا اسد ادبار

جہان مین خیر و سعادت کا آج کیون ہی ظہور
روان ہین چار جہت کیون سرور کے انہار

یہہ حال دیکھکے عالم کا مجھکو حیرت تھی
کہا یہہ دل نے کہ طوبی لک ایہا الانوار

جہان مین تو نے جو عشرت کا یہہ سمان دیکھا
کرون ہون تجھہ سے مین راز نہان کو اب اظہار

یہہ دن ہے عید کا خدام اور مریدون کو
سرور وہ ہے کہ جسکا نہین ہے حصر و شمار

کبھو نہ دیکھا ہے چشم فلک نے ایسا دن
بجا ہے جو کہ ہوا اسدن مین فیض کا ایثار

عجب یہہ آئی ہین لیل و نہار بابرکات
جو مہر و مہ ہے صدقہ تو ماہ شب پہ نثار

ہے آج عرس مبارک حضور والا کا
وہ شاہ فضل رسول اولیا کے ہین سردار

معین حق ہی لقب عین حق کے نور العین
وہی تھی مذہب حنفی ہمیشہ یاور و یار

جلال وہ تھا کہ بیدین بھی تھرتھراتی تھی ‌ ‌ ‌ ‌ عدو بھی رعب سے خدمت مین رہتے چاکروار

بیان ہو شان جمالی کا اونکی کیا مجھ سے ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ہے زمانہ مین مشہور اونکا حلم و وقار

خلیق و فیض رسان جہان رحیم و کریم ‌ ‌ ‌ ‌ طبیب حاذق و عالم غریب کی غمخوار

سخا و جود سے اونکی تھا بحر خاک نشین ‌ ‌ ‌ ‌ عطا سے اونکی تھا معدن بدیدۂ خونبار

یہہ اونکے عرس کی مجلس کی شان والا ہے ‌ ‌ ‌ ‌ خلوص و صدق سے حاضر ہین بزم مین دیندار

عیان ہے فضل عظیم اونکا مثل مہر منیر ‌ ‌ ‌ ‌ نہین ہے حاجت حاجب بباب این دربار

یہہ بات سن کے مین جامہ سے ہو گیا باہر ‌ ‌ ‌ ‌ سمجھ لیا کہ مرے بخت ہو گئے بیدار

ہوا خیال کہ کچھ پیشکش کے کیجئے فکر ‌ ‌ ‌ ‌ کہ جس سے محفل اقدس مین ہووے اپنا گزار

لکھا قصیدۂ رنگین برائے نذر حضور ‌ ‌ ‌ ‌ کہ کوئی چیز نہ تھی اور لائق دربار ٭

اگرچہ تحفۂ درویش برگ سبز ہے یہہ ‌ ‌ ‌ ‌ قبول ہووے تو ہی ہمسرونمین اپنا وقار

فضول محض سمجھتا ہون عرض حال کو مین ‌ ‌ ‌ ‌ دل منیر پہ روشن ہے میرا حال نزار

حضور مہر مین کیا تاب ذرۂ بے قدر ‌ ‌ ‌ ‌ جو اپنے حال پریشان کو کر سکے اظہار

حضور حال دل زار عرض کیا کیجے ‌ ‌ ‌ ‌ کہ اندنون ہے فلک مجھہ سے برسر پیکار

میری طرف سے زمانہ ہوا ہے برگشتہ ‌ ‌ ‌ ‌ ہوئی ہین دوست عدو یار ہو گئے اغیار

امید کیا ہے نظر آئے ہمکو صورت یاس ‌ ‌ ‌ ‌ کہ شکل یاس بھی بگڑے ہے بنکے سو سو بار

تمہارے ہاتھ ہے اب بات ہم مریدونکے ‌ ‌ ‌ ‌ اگرچہ ہم ہین سراپا قصور و بدکردار

اگرچہ ننگ غلامان و پر خطا ہین ہم ٭ ‌ ‌ ‌ ‌ مگر ہے آپکا عفو و عطا ہمیشہ شعار ٭

تمہا یہہ وقت اعانت ہی اب مدد کیجے
گیا ہے گردش گردون ذی سخت زار و نزار

تمہارے دامن دولت سے ہو کی وابستہ
کہان کو جائین بہلا چہوڑ کے یہہ ہم سرکار

براے حضرت عبد المجید عین الحق
بنا دو عین کرم سے ہماری بگڑی کار

مین اب دعا پہ قصیدہ کو ختم کرتا ہون
دعا وہ ہو کہ اجابت کی ہو گل دستار

کھلے فلک کے خیابان مین تا گل خورشید
زمین پہ پہولتے پھلتے رہین سبہی اشجار

گل مراد شگفتہ رہے تیرے گھر کا
تری چمن مین خزانکا کبہو نہو وے گزار

پہرے جو در سے تری وہ خدا سے دور پڑے
نہ پہونچے منزل مقصود کو کبہو زنہار

جو دیکھے چشم حسد سے تری گھرانی کو
رہے ہمیشہ خدا کی غضب کے او سپر مار

رہین حوادث و آفات سے سدا محفوظ
تمہارے نور نظر اور اونکی برخوردار

ہے میرے جسم مین جب تک یہہ جان زار و حزین
تمہارے آل پہ اولاد پہ رہون مین نثار

اسیطرح مری اولاد اور آل تمام
مئی ولا سے رہے تیری مست اور سرشار

ہو وقت نزع ترا نام پاک ورد زبان
تمہارا ذکر ہو او سوقت اپنا مونس و یار

عذاب قبر و سوال نکیر و منکر سے
دکہا کے چہرۂ پر نور کیجے بیڑا پار

کرم سے اپنی مجھے خلد مین جگہہ دیجو
نہو حساب گناہون سے میرے روز شمار

ہمیشہ عرس مین انوار منقبت کہکر
سنائی ہو کے کہڑا دست بستہ پیش مزار

ہوا جو ختم قصیدہ تو پہر کیا دل نے
کمال شوق سے تاریخ عرس کا اصرار

لکھا یہہ مصرع تاریخ مینے برجستہ
مدام ہون یہہ محافل یہہ مجمع اخیار

۱۳

از شوق زید عزہ

فرقت شاہ مین رویا جو پریشان ہوکر
اشک انکھونسے گری گوہر غلطان ہوکر

اس دل خستہ سے گرہ ہجر معین الحق مین
آہ بھی نکلی تو وہ دود پریشان ہوکر

نیر سے جب ہوا خالے تو ملی فضل رسول
خوب آباد ہوا دل مرا ویران ہوکر

سنگ درگاہ سے کرتا ہے میرے سر کو جدا
کیا ہوا پیر فلک تجھکو مسلمان ہوکر

ذرہ درگہ انور جو اوڑا آہ کے ساتھہ
رہگیا چرخ پہ وہ مہر درخشان ہوکر

کیا نظر آیا اسی ذرۂ راہ درگاہ پہ
دیکھتا ہے جو قمر دیدۂ حیران ہوکر

خس وخاشاک دوئی ہجر معین الحق مین
آہ نے پھونکدیا آتش سوزان ہوکر

شوق درگاہ معلی پہ ہے یہہ جذبۂ عشق
خار آتے ہین نظر سنبل و ریحان ہوکر

الزاء المعجمۃ

از واصل قادری زید مجدہ

تری غلامی کا ہے فخر مجکو بندہ نواز
ہے مجکو بس اسی نسبت سے سر بسر اعزاز

بجا ہے مجکو تصدق تمہاری بیعت کے
کرون مین بخت پہ اپنی اگر ہزارون ناز

ہے تم پہ فضل رسول مجید کا بے حد
خدا کی خاص ہو خاصان حقکی ہو ہمراز

تمہارے اوج معارف پہ کب رسائی ہو
ہزار طایر ذہن رسا کرے پرواز

ہمائے قاف حقیقت ہو تم حقیقت مین
ہو اوج معرفت حقکی تم شہ شہباز

جمال دیکھا ان آنکھونسے غوث اعظم کا
ہو اپنے عصر مین سب اولیا سے تم ممتاز

کرامت آپ کی عادت تھی خرق عادت کیا | تھی بات بات بھی حضرت کے پرتو اعجاز

خلوص و صدق و عقیدت سے آکو دل و الی | رگڑتے ہین ترے در پر جبین بعجز و نیاز

ہے فضل و مجد کا منکر تیری بلید عنید | وہ بوالفضول ہے پابند بند حرص و آز

مین کیا بیان کرون ظاہر ہی سب جیسا کیا ہے | فسانہ ہے مری اندوہ و رنج و غم کا دراز

ہے بحر غم کا تلاطم غضب ہے طغیانی | خبر لو جلد تباہی مین آیا میرا جہاز

کہڑا ہے در پہ پریشان و خستہ جان واصل | خدا کیواسطہ ہو باب فضل مجہپر باز

ولہ زید مجدہ

ستادہ ام بجناب تو با خلوص و نیاز | بکن ز راہ کرم باب فیض بر من باز

ولی و والی و مولای من توئی شاہا | منم کمینہ غلام تو اے غریب نواز

توئی چو مرجع حاجات دست حاجت خویش | کنند چگونہ گدایت بہ پیش غیر فراز

توئی بنام خدا زیب بخش خلوت قدس | بسر حضرت قدوس غیب دان ہمراز

انیس و مونس استادگان محفل انس | جلیس مجلس قرب خدای بے انباز

جناب فضل رسول آنکہ اہل عرفان را | ز جبہہ سائی دربار تست صد اعزاز

توئی چو حامی و غمخوار و ناصر واصل | چگونہ دست تعدی کند حسود دراز

السین المہملہ

از واصل قادری زید مجدہ

ای باندوہ و غم و حسرت و حرمان مانوس | از تلافی غم و رنج چہ باشی مایوس

از توالی مصائب چه پریشانیها است
ناصر و والی و مولای تو از فضل خدا است
آنکه از عزت و توقیر و کمال و فضلش ٭
آنکه از عکس مه جاه و جلالش گردید
آنکه در بزم شریفش ز هجوم انوار ٭
آنکه از مطلع فیضش بسپهر عرفان
آنکه تعلیمِ شریفش بهزاران اعزاز
آنکه در مدرسه حکمت او بُد لاریب
آنکه در تذکرهٔ جود و سخایش ز جهان
گر میسر بُدی دربانی باب فضلش ٭
نائب ختم رسل والی ملک عرفان
افضل و اکمل اقطاب زمان فضل رسول
پس بناکامی و زشتی و خرابی عمل ٭
چند این نالهٔ و فریاد و فغان آه و بکُا
تا بکی بخت ز دل سردی چرخ بے مهر
وقت آنست که حاجت طلبی ای واصل
دستگیر از سر فضل رهانم للّٰه ٭

ای بچاره الم از شورش اخوان محبوس
دین پناهیکه عدیلش نبود کس محسوس
شهره افتاد به هند و عرب و فارس و روس
پاره پاره چو کتان بر تن اعدا ملبوس
رشک ساز و خور تابان بفروغ فانوس
مثل خورشید جهانتاب عیان چند شموس
از پی قیصر و فغفور بود تاج رؤس
طفل مکتب بکمالات خودش جالینوس
قصهٔ حاتم طائی شده یکسر مطموس
فخر کردی بچنین طالع خود کیکاؤس
عاشق صادق و محبوب جناب قدوس
وردنامشن بیقین واقع غم روزالبوس
اے دل خسته و مغموم چه سازی افسوس
گله از جور و جفاکاری بخت منکوس
تا کجا شکوهٔ غداری اعدای نحوس
هست بیکار و عبث شکوهٔ بخت منحوس
تیره روزم ز سیه کاری افعال نحوس

وله زید مجده

ای دستگیر بیکسان یکدم بفریادم برس
وی چارهٔ بیچارگان یکدم بفریادم برس

ای مقتدای عاشقان وی پیشوای واصلان
ای رهنمای سالکان یکدم بفریادم برس

ای قبلهٔ دنیا و دین وی هادی راه یقین
ای کعبهٔ امن و امان یکدم بفریادم برس

ای قصر عرفان را مکین ای وارث شرع مبین
ای جسم دین را روح و جان یکدم بفریادم برس

ای درد دلها را دوا ای کوی تو دار الشفا
هستم مریض و ناتوان یکدم بفریادم برس

بهر مریض لا دوا خاک درت آمد دوا
ای چارهٔ دردمندان یکدم بفریادم برس

هستم بسی اندوهگین و زرد رو دل زار و غمین
از جور اخوان الامان یکدم بفریادم برس

از کثرت آزارها وز شدت افکارها
گشتم حزین و خسته جان یکدم بفریادم برس

ای محرم سر خدا وی سالک راه هدی
ای واقف سر نهان یکدم بفریادم برس

ای شمع بزم اولیا خورشید اوج اعتلا
ای زیب جمع عاشقان یکدم بفریادم برس

ای قطب چرخ برتری ای ماه برج سروری
ای ظل حق در دو جهان یکدم بفریادم برس

فضل رسول دوسرا محبوب خاص کبریا
ای رهنمای گمرهان یکدم بفریادم برس

واصل پریشان خسته جان دارد بهجران هر زمان
ورد زبان ای جان جان یکدم بفریادم برس

حرف الشین المعجمه

از واصل قادری زید مجده

هے دل سے مجکو بس فضل رسول الله کی خواهش
نهین هے ثروت و مال و منال و جاه کی خواهش

جمال پاک کا دیدار آنکھوں کی تمنا ہے — سر شوریدہ کو سنگ در درگاہ کی خواہش

تمہاری درگہ والا ہے کعبہ حاجت روای خلق — برابر ہے یہان ہر اک گدا و شاہ کی خواہش

ہو تم محبوب دیندارونکی ای سلطان دین بیشک — کہ ہر مومن کو ہی فضل رسول اللہ کی خواہش

تمہارا بول بالا ہے رہا فضل الہی سے — رہی سب جی کی جی ہی میں حسد بدخواہ کی خواہش

وفور شوق ہین صحرا نوردی سے یہہ عالم ہے — کہ ہے ہر آبلہ کو تیری خار راہ کی خواہش

یہہ ادنی شان محبوبی ہے صدقہ سے تری دم مین — بر آیا مطلب و مقصود دل ہر گاہ کی خواہش

ترے دربار تک پہر رسائی شوق مین ہمنے — بنایا جذب دلکو راحلہ ہمراہ کی خواہش

عطا ہو جرعۂ می بادہ عرفان سے ہے ہر دم — سرور کیف افزائے غم کاہ کی خواہش

فلک پر رات دن چکر مین رہتی ہین جو یہہ دونوں — فدا ہون تیری در پہ ہے یہہ مہر و ماہ کی خواہش

دکہا اے رہبر راہ حقیقت راہ عرفان کی — یہی ہے واصل مہجور دور از راہ کی خواہش

حرف الصاد

از واصف قادری بد مجیدہ

دولت کی ہوس نہ مال کی حرص — ہے تیرے فقط وصال کی حرص

ہے مد نظر جمال تیرا — خد کی نہ کسیکی خال کی حرص

ہے عرس کا روز ہو نہ کیسی — بخشش کے تری نوال کی حرص

بیدین ہے وہ یا ہے وہ منافق — کرتا ہے جو تیری آل کی حرص

ہے یاد تری ہے ذکر تیرا — ہے تیری ہے قیل و قال کی حرص

ای شاہ معین حق عطا کر + فضل وہنر وکمال کی حرص
محفوظ رکھ اونسے ہین جو کرتے اس واصف خستہ حال کی حرص

ولہ زید مجدہ

عرس معین حق کی یہہ ہے دہوم دہام خاص ہے آج قدسیونکا یہان اہتمام خاص
بیٹھو ادب سے اور ادب سے اٹھو یہان ای اہل بزم ہے یہہ ادب کا مقام خاص
مجمع ہے مست ساقی کوثر کے عرس کا یان بٹ رہے ہین بادہ وحدت کے جام خاص
سب اولیاؤ وقت سے افضل ہے تو شہا تجھہ پر ہے لطف وفضل رسول انام خاص
تو عین فیض چشمہ الطاف وجود ہی + سیراب تیری بحر کرم سے ہین عام خاص
کوثر کی چاہ خواہش آب بقا نہین + آب وصال کا ہون تری تشنہ کام خاص
روز ازل سے دفتر حب مین لکھا ہوا ہے تیری مبتلای محبت کا نام خاص
کیا فیض مدح حضرت مرشد ہے دیکھئے لب پر ہے قدسیونکی ہمارا کلام خاص
اسپر نگاہ لطف وکرم کی ضرور ہے ہے آپکا حضور یہہ واصف غلام خاص

الضاد المعجمہ

ازواصف زید فضلہ

ہے مری شاہ کی عالم ہی جدا شان فیض متحیر ہے قمر مہر ہے حیران فیض
ہے یہہ درگاہ معلی چمنستان فیض نقشۂ روضہ جنت ہے یہہ ایوان فیض
شاخ در شاخ ہے بوی گل عرفانکی مہک باغ درگاہ ہے یا ہے یہہ خیابان فیض

سینہ گنجینۂ اسرار حقیقت ہے ترا
روئی انور ہے ترا مہر تابان فیض

سر بالین تری مرقد پہ یہ روشن ہے چراغ
نور افروز ہے یا شمع شبستان فیض

آستانہ ہے ترا فیض رسانِ عالم
ہے بجا کہئے اگر عین عطا کانِ فیض

واہ کیا فیض ہے دربار معین الحق کا
آکے منکر بھی یہان ہو گئے مقران فیض

مجلس ذکر کہین جلسۂ قران خوانی
کیا مہیا ہین ترے بزم مین سامان فیض

ہے یقین ساتھ لئے جائینگے جنت مین حضور
سب مریدون کو چہپائی تہِ دامان فیض

تا ابد پہولتا پہلتا گل مقصد سے رہے
یا الٰہی مرے مرشد کا گلستان فیض

ہاتھ پہیلائے ترے در پہ کھڑا ہی واصف
فضل کا تیرے طلبگار ہی خواہان فیض

الطاء المہملہ
از واصف زید فضلہ

کچھ عذر گنہ کی ہی نہین روز جزا شرط
بخشیگا خدا تیری شفاعت سے بلا شرط

سرکار مین فضل نبوی لطف خدا ہے
سب کچھ ہے مگر ہے ادب و صدق و صفا شرط

مانگون جو دعا وہ ابھی مقبول خدا ہو
حضرت کا اشارہ ہے مگر وقت دعا شرط

بے مہری گردون کے گلے ہجر کے شکوی
بیجا ہین بہر حال ہے تسلیم و رضا شرط

گو وصل مطلوب ہین سب پیر طریقت
طالب کو مگر ہے طلب راہ خدا شرط

اوس روی منور سے مقابل ہون کہان تاب
کرتے ہین عبث شمس و قمر صبح و مسا شرط

کیا ہین یہ پس و پیش مصائب کی چلا چل
ہے رہگذر عشق مین اخلاص و وفا شرط

دل کیا ہے تیری جلوہ دیدار کے بدلے	جان دیدین ابھی عاشق جانباز لگا شرط
ہے عرس کا دن وقت ہے افضال و کرم کا	ہے شان کریمی کے لیے جود و عطا شرط
واصف ہے بھلا کب تیری اوصاف رقم ہون	ہے تیری مناقب کے لیے طبع رسا شرط

الظاء المعجمة

از وصف زید فضلہ

دلکو ہے تیرے روی پر انوار کا لحاظ	مرقد مین کچھ نہین ہے شب تار کا لحاظ
توشاہ ہے مین تیرا گدا ہون تجھی کو ہے	اس بندۂ حقیر و گنہگار کا لحاظ
دلمین خیال روضۂ انور ہے یون بسا	بلبل کو جیون ہو گلشن بہار کا لحاظ
ایسا رہ وفا مین فدائی ہون اپکا	جان کا خطر ہے کچھ نہ دل زار کا لحاظ
فرقت مین بھی نہ گریہ ادب سے کبھی کیا	دیکھا مری یہہ دیدۂ خونبار کا لحاظ
بیٹھی ہین چپ سب عرس کی محفل مین باادب	کیا کیا ہے تیرے جلسۂ اذکار کا لحاظ
دل کانپتی ہین ہیبت مقبل رسول سے	وہ رعب ہے وہ ہی تیری دربار کا لحاظ
حسن عمل اگرچہ نہین پاس ہے مگر	بخشش کا تیری رحمت غفار کا لحاظ
واصف ہے تیرا مدح سرا او سکو ہے نہین	کچھ عمدگی و بندش اشعار کا لحاظ

العین المہملہ

از مولوی حامد بخش صاحب بدایونی حامد تخلص زید مجدہ

حلقۂ ذکر ہے خاصان خدا کا مجمع	عرس مرشد مین ہے کیا اہل صفا کا مجمع

عین حق بھی ہین یہان شاہ معین الحق بھی
ایک جا شمس و قمر کے ہے ضیا کا مجمع

جسکو دیکھا وہ ثنا خوان ہے معین الحق کا
کیا پسند آیا مجھے روز جزا کا مجمع

اوس زمین پر ہین مریدونکی بہت نقش جبین
جس جگہہ ہے تری نقش کف پا کا مجمع

منقبت کے جو مضامین ہین ہر اک مصرع مین
سلک مین ہے یہہ دُر بیش بہا کا مجمع

فیصلہ اوسپہ سمجھتے ہین جو ہو آپکا قول
بحث مذہب مین جہان ہو علما کا مجمع

فیض ایسا ہے کہ کھل جاتے ہین سو باب قبول
تیری درگاہ مین ہے اہل دعا کا مجمع

حوض کوثر پہ ہین مستان مئی عشق ترے
دوڑے ہم دور سے جب حشر مین نا کا مجمع

جسکی خواہش ہو وہ لے منصب شاہی اوس سے
عرس کے دن ہے جو تیری فقرا کا مجمع

کون ایسا ہے جو سائل در دولت پہ نہو
ایک مطلب سے ہے یان شاہ و گدا کا مجمع

یہہ غزل لیکے چلو عرس مین تم بھی حامد
مدح خوانی کے لیئے ہے شعرا کا مجمع

از واصف زید مجدہ

کیا مکان ہے یہہ فضا کا موقع
مرحبا صلّ علی کا موقع

ہے یہہ درگاہ شہ فضل رسول
رحمت خاص خدا کا موقع

دیکھو ہے مرقد انور کے حضور
قلب تیرہ کی ضیا کا موقع

ہین کدہر مدح سرا آئین یہان
آج ہے مدح و ثنا کا موقع

عرس کی بزم مین ہے آنے کا
زمرۂ اہل صفا کا موقع

ای فلک ہم سے غریبون پہ ہے
کب تجھے جور و جفا کا موقع

آپڑے شاہ کے قدمونکے تلے
واہ وا خوب یہہ تاکا موقع

تو ہے فیاض ترے در پر ہے
مجمع شاہ و گدا کا موقع

آج ہے عرس شریف حضرت
دن خوشی کا ہے دعا کا موقع

اپنے محتاجون کو کر دیجے غنی
ہے یہی جود و عطا کا موقع

واصفا فکر ہے کیا آج ہی خوب
دعوت طبع رسا کا موقع

الغین المعجمۃ

از واصف زید فضلہ

ہے ترقی پر جمال شاہ شاہانکا فروغ
روز افزون ہے ضیای مہر عرفانکا فروغ

یا معین حق تری شمع ہدایت سے ہوئی
دین برحق کی ترقی نور ایمانکا فروغ

رو برو جب مہر ہو سکتا نہین پہر کیا چلی
روئی انور کے مقابل ماہ تابانکا فروغ

کیا ضیا ہے چشم انجم جہلملای دیکہکر
بزم انور مین تری شمع فروزانکا فروغ

شاعرونپہ فیض مدح روی انور دیکہئے
یک بیک کیا ہو گیا اشعار دیوانکا فروغ

دیتے ہین پہر بیت کو اہل سخن دلمین جگہہ
وصف سے تیرے ہوا کیا کیا ثناخوانکا فروغ

تجہپہ ہے الطاف خدا فضل رسول اللہ ہے
غیب سے ہوتا ہے تیری عزت و شانکا فروغ

لاکہہ حاسد ہون خطر کیا ہے رہیگا حشر تک
خاندانسے آپکی اجرای فیضان کا فروغ

واصف مہجور کو حضرت دکہا دیجے ذرا
عالم رویا مین پہر اوس روی رخشانکا فروغ

حرف الفا
از واصف زید مجدہ

ہے کیا پرضیا بزم عرس شریف ۔۔۔ ہے شمع ہدا بزم عرس شریف
یہان آکے دل ہوگیا باغ باغ ۔۔۔ وہ ہے جانفزا بزم عرس شریف
عجب دہوم سے ایک ہفتہ تلک ۔۔۔ رہے برملا بزم عرس شریف
بنے چار یارون کی اور اولیا کی ۔۔۔ ہے جاے ثنا بزم عرس شریف
جو کچھ مانگنا ہے وہ مانگو کہ ہے ۔۔۔ مقام دعا بزم عرس شریف
دعا سب کی مقبول ہوگی کہ ہے ۔۔۔ اجابت کی جا بزم عرس شریف
ہوئی واہ کیا وصف دندانِ شہ سے ۔۔۔ دُر بے بہا بزم عرس شریف
وہ قطب زمان شاہ فضل رسول ۔۔۔ ہے اونکی دِلا بزم عرس شریف
دعا ہے یہہ واصف کی یون ہی رہے ۔۔۔ ہمیشہ بپا بزم عرس شریف

القاف
از احمد علی صاحب قادری معینی مجیدی ملیح آبادی زید مجدہ مسکین تخلص

بروز حشر حق سے ہمکو بخشوانا معین الحق ۔۔۔ ہماری ہادی و آقا و مولانا معین الحق
قیامت ہوگی محشر مین نکلینگی جو وہ صورت ۔۔۔ تلافی اپنی مہجورونکی فرمانا معین الحق
ترے در پر کھڑا ہون مانگتا ہون مقصد دلکو ۔۔۔ ادہر بہی یک نگاہ لطف فرمانا معین الحق
نشہ مین چور ہوکر بادۂ وحدت سے چہک جائین ۔۔۔ ہمین ایسا کوئی یک جام پلوانا معین الحق

سنا ہے حشر مین انصاف ہوگا دردمندونکا / مری بھی درد دلکی داد دلوانا معین الحق

عبث ہین کھولنے مین عقدۂ لاحل کی تدبیرین / کہ ہین مشکلکشا ہم سب کی مولانا معین الحق

گدائی مین مزۂ دولت کی لطف بادشاہی ہے / عجب ہے آپکا دربار شاہا یا معین الحق

رہا کر دیجئے للہ قید غم سے مسکین کو / غلام خاص ہے کچھ رحم فرمانا معین الحق

از شیخ غلام محمد صاحب قادری بدایونی زیدہ عزہ وفا تخلص

مقبول خاص حضرت رب یا معین حق / محو و فدای شاہ عرب یا معین حق

شہرہ تمہاری فیض کا عالم مین عام ہے / از ہند تا حجاز و حلب یا معین حق

متبوع اپنے عہد مین ہے اولیا کا تو / تابع ہین تیری حکم کی سب یا معین حق

رویا مین دیکھون آپکا دیدار پاک مین / ہوتا وہ دن ہے دیکھئے کب یا معین حق

للہ میرے حال کی اب لیجئے خبر / مین ناتوان ہون جان بلب یا معین حق

ہوتی تمہاری سامنے غیرون کی کسطرح / پھیلاؤن جاکے دست طلب یا معین حق

جاؤن کہان مین کس سی کہون اپنا حال زار / اس آستان کو چھوڑکے اب یا معین حق

گھیرا ہی مجکو رنج و غم و درد و یاس نے / چارون طرف سے آکے عجب یا معین حق

گر آپ چاہین ہوتی ہی یکدم مین بالیقین / شام الم صباح طرب یا معین حق

ورد زبان ہی پاس مین ہر لحظہ ہر زبان / صبح و مسا و روز و شب یا معین حق

حاضر وفا ہی بہر حصول مراد دل / باصد خلوص و صدق و ادب یا معین حق

از شیخ محمد ظہیر الدین صاحب قادری بدایونی زیدہ شوقہ اظہر تخلص

قبلۂ اصفیا معین الحق — کعبۂ اولیا معین الحق
ہند سی تا عرب ہین خاص و عام — تیری مدحت سرا معین الحق
تیری اوصاف اور مناقب ہین — جو لکھون ھی بجا معین الحق
چشم دلکو تمہاری خاک قدم — ہمکو ہے توتیا معین الحق
در دولت پہ دیر سے حاضر — ہے گدا آپ کا معین الحق
کیون نہین سنتے اب مری فریاد — تم ہو غوث الوری معین الحق
بہ طفیل جناب عین الحق — کردو حاجت روا معین الحق
کیجئے لطف و کرم کی مجھپہ نظر — منتظر ہون کھڑا معین الحق
مجکو دکھلائیے جمال اپنا — رخ سے برقع اوٹھا معین الحق
کچھ عطا حسب خاص سی کیجے — اس غزل کا صلا معین الحق
اب بنادو ہماری بگڑی کام — ای شہ باسخا معین الحق
تیری اولاد کا جو ہو بدخواہ — ہو وہ مقہور یا معین الحق
در تیرا چھوڑ کر کہان جاوے — اظہر بینوا معین الحق

از مولوی ابرار الحق صاحب صاحبزادہ کلان مولوی انوار الحق زیدہ مجدہ کیف تخلص

نہین ممکن ادا ہو وصف شایان معین الحق — ہون ساری جن و انسان گر ثنا خوان معین الحق
ہے ذات پاک اونکی ایک دریا فضل و احسان کا — دو عالم مین ھی جاری بحر فیضان معین الحق

تصرف نظر کا ہے کہ دم میں شاہ کرتے ہیں
گدایان دو عالم کو غلامان معین الحق

بہہ یا کے مال و دولت عظمت و جاہ و حشم یکسر
نظر میں بہی نہیں لاتے گدایانِ معین الحق

رہا کچہہ خوف عصیان اور نہ کہٹکا روز محشر کا
کہ اب ہاتہہ آگیا ہی میری دامانِ معین الحق

زبان سو بار اپنی گر میں دہوؤن آب کوثر سی
نہیں ممکن بیان ہو زہد و عرفانِ معین الحق

عجب کچہہ ہیبت حق تہی نمایان اونکی چہرہ سے
بجا لاتے تہے جن و انس فرمانِ معین الحق

ہماری سر میں آنکہو نمین جگر مین دل مین پہلو مین
ہے روز و شب خیال و حی تابانِ معین الحق

ہے جان و دل میں جہگڑا دیکہین کسکا بول بالا ہو
یہی کہتی ہین دونو ہم ہین قربانِ معین الحق

غزل لیکر میں آیا ہوں کہڑا ہوان اس تمنا میں
کہ اب کچہہ ہو میری حق میں بہی فرمانِ معین الحق

خدا جانے در دولت سی کیا کچہہ مجہکو ملتا ہے
ہوا ہوان میں بہی آکر آج مہمانِ معین الحق

نکیونکر فخر ہو ای کیف مجکو اپنی قسمت پر
کہ ہوں روز ازل سی مدح خوانِ معین الحق

از مولوی عبد الحق صاحبزادہ مولوی انوار الحق صاحب مرید مجیدہ

در دولت پہ سائل ہے گدا شاہ معین الحق
تم اب بہر خدا کر دو بہلا شاہ معین الحق

ہزارون مردہ دل زندہ کئی تمنی ہدایت سے
کلام پاک ہے آب بقا شاہ معین الحق

دوای ہر مرض کی آپکے لبہای حرمت مین
دہان پاک ہے دار الشفا شاہ معین الحق

یہی امید ہے مجکو نسیم لطف سے اپنی
نہال دل مرا کر دو ہرا شاہ معین الحق

پہنسا ہے طائر دل اپنا دام فکر دنیا مین
چہوڑا دو اسکو بہر خدا شاہ معین الحق

تمہاری گوشہ ابروی زیبا کی اشارہ نے
کیا ہر عقدہ لاحل کو وا شاہ معین الحق

سفر ہو ہند سے طیبہ کا واں سے جانب بغداد
یہی اس خستہ کی ہی التجا شاہ معین الحق

عطا ہون دولتین دارین کی سرکار عالی سے
یہہ عبد الحق کا ہی بس مدعا شاہ معین الحق

ولہ سلمہ اللہ تعالےٰ

سن لیجی میری بہر خدا ای معین حق
کرتا ہون عرض در پہ کھڑا ای معین حق

مین کس سے جا کے حال دل اپنا بیان کرون
سنتا ہے کون تیری سوا ای معین حق

در پر کھڑا ہون دیر سے امید وار فضل
ہو لطف کی نگاہ ذرا ای معین حق

ٹلنے کا بندہ نہین مولا کی راہ مین
ہو کچھ نہ کچھ تو مجکو عطا ای معین حق

ہون جان و دل سے تمپہ فدا ای شہ زمن
راضی ہون مین جو تیری رضا ای معین حق

دیتا ہون تمکو پیر طریقت کا واسطہ
کر جا ہون کو میری روا ای معین حق

امید وار لطف و کرم ہو کے عبد حق
اب باب فضل پہ ہی کھڑا ای معین حق

کاف تازی

از حامد رشید مجیدہ

رہیگا خلد مین باغ و بہار کے نزدیک
معین حق کے جو آئے مزار کے نزدیک

دہان غنچہ ثنا خوان معین حق کا ہے
چمن مین ہے یہ مسلم ہزار کے نزدیک

عطا ہو نعمت دارین عرس مین ہمکو
بعید کیا ہے شہ نامدار کے نزدیک

اگرچہ حشر مین دیدار اونکا ہوگا نصیب
مگر ہے دور دل بیقرار کے نزدیک

خطر ذرا نہین شافع ہین جب معین الحق
وہ لیکے جائینگے پروردگار کے نزدیک

عذاب قبر نہو اوسکو جس کا مدفن ہو	در زیارت گردون وقار کے نزدیک
دکھادے ہمکو یہان جلوہ معین الحق	محال کیا ہے یہہ پروردگار کے نزدیک
وہ جنتی ہے جو آتا ہے جانب درگاہ	طریق خلد ہے اس رہگزار کے نزدیک
یہہ بزم عرس مین حامد کی اب تمنا ہے	کہ غم نہ آئے کہین جان زار کے نزدیک

از عزیز اللہ خانصاحب قادری عاجز تخلص زید عزہ

کیا پر ضیا ہے تربت فضل رسول پاک	جنت ہے یا زیارت فضل رسول پاک
زیبا ہے گر مین فخر کرون اپنی بخت پر	ہوئین غلام حضرت فضل رسول پاک
ہے منقبت کا شغل کہین اور کسیکو وجد	کیا بج رہی ہے نوبت فضل رسول پاک
لاکہون کو دیکے مال تونگر بنا دیا	مشہور ہے سخاوت فضل رسول پاک
دشمن کو بغض و حرص ہمیشہ نصیب ہو	ہم کو ملے محبت فضل رسول پاک
کانپا بدن مخالف بیدین کا رعب سے	غالب ہوئی جو ہیبت فضل رسول پاک
ای طالبو کہان ہو چلو بزم عرس مین	تقسیم ہوگی نعمت فضل رسول پاک
کب اوسکو حاجت زر و پروای سیم ہو	حاصل ہے جسکو بیعت فضل رسول پاک
دنیا و دین مین مجکو سہارا ہے آپ کا	کافی ہے مجکو الفت فضل رسول پاک
یارب طفیل جملہ بزرگان خاندان	عاجز پہ ہو عنایت فضل رسول پاک

گاف پارسی

از عاجز زید عزہ

بلا سے جان ہو جدا دل ہو جانسے الگ ۔ معین حق کی نگر ہو نہ آستان سے الگ

الہی خلد مین جاوے معین حق کے پاس ۔ ہماری جان ہو جب جسم ناتوان سے الگ

نصیب ہو وہی کب تیری آستان بوسی ۔ زمین یہان ابھی تو رہتی ہے آسمان سے الگ

محال کیا ہے کہ انجم ہون حاضر دربار ۔ ادب سے دیکھتے ہین بزم کو یہان سے الگ

مزار وہن نے یہہ پایا جدا نہین کرتا ۔ تمہارا نام مشکل ہو زبان سے الگ

ادب کے ساتھہ ملک انتظار اذن مین ہین ۔ کھڑے ہین شوق مین اس در پہ پاسبان سے الگ

یہہ آرزو ہی نہ دیکھون فراق کا صدمہ ۔ مکان خلد مین ہو آپکے مکان سے الگ

عجیب لطف ہے اس بزم عرس حضرت مین ۔ فضا ہی اور ہی کچھہ گلشن جہان سے الگ

ہمیشہ آنکھہ مین ہے جلوۂ معین الحق ۔ نہین وہ عاجز دلریش خستہ جانسے الگ

حرف اللام
از کیف زید کیفہ

کیونکر نہ رنگ لائین بہار سخن مین پھول ۔ باندھے ہین وصف نخل سو ازہر ہین یہ پھول

کس زور پر ہین اب کے برس یہ چمن مین پھول ۔ گلشن تو کیا کہ پھیل گئے سارے ہی بن مین پھول

آمد ہے کس بہار کرم ابر فیض کی ۔ شاداب ہو رہے ہین جو شاخ کہن مین پھول

ہوگا یہہ کون شاہد گل آکی جلوہ گر ۔ خوشبو اوڑا رہے ہین جو ہر سو چمن مین پھول

ہے عرس شاہ محفل اقدس ہے پر عبیر ۔ رکھے ہوئے ہین جا بجا ہر انجمن مین پھول

چادر پڑی جو یہہ لحد ان کی قبر شریف پر ۔ پھولے نہین سماتے ہین اب پیرہن مین پھول

دیکھو ظروف مسند و مرقد پہ شاہ کے — جلوہ نیا دکھاتی ہین ہر ایک ان مین پھول
فیض ہیچ فضل رسول کریم سے — پہوے ہین کیسے کیسے نہال سخن مین پھول
بالائے روضہ خرمن مہ کے ادہر ادہر — تارے ہین یہہ کہ دامن چرخ کہن مین پھول
کھنے کو گرچہ ہند مین شاعر بہت ہوے — باندہی کسی نہ اہل سخن نے سخن مین پھول
دعوی ہو جسکو کھکے دکھادے ہمین غزل — باندہی ہین ہم نے کیف سخن کی چمن مین پھول

از ولی محمد ولی تخلص بدایونی زید عزہ

در شب تاریک تار ہجر یا افضل رسول — چہرۂ انور نما بہر خدا افضل رسول
بادشاہا ذات تو امراض عالم را شفا — علت خستہ را نما مت دوا افضل رسول
صحن درگاہ تو مہر و بند شاہان زمن — سایا دیوار تو ظل ہما افضل رسول
منبع افضالِ حق ذات تو بیچون وچرا — جلوہ گر از روی تو نور ہدا افضل رسول
این ولی بینوا دارد ز تو بس التجا — دستگیری کن مرا روز جزا افضل رسول

حرف المیم
از واصل قادری زید مجدہ

منکہ چون کبک خرامان میرسم — بر فروغ ماہ تابان میرسم
فصل گل آمد بشوق وصلِ گل — بلبلم سوی گلستان میرسم
در تلاشش شاہد جانانِ عزیز — صورت آشفتہ حالان میرسم
طالب آرام جان و روح روح — بر سراغ جان جانان میرسم

ز التهاب آتش هجر حبیب — دل کباب و سینه بریان میروم
جان بلب از اشتیاق روی پاک — مضطرب از درد هجران میروم
همرهم یاس است و اندوه و الم — گرچه بی سازم بسامان میروم
هان بصحراے طلب از بخت خویش — غمزده با چشم گریان میروم
اندرین وادی بپا صد آبله — بر سر خار مغیلان میروم
من گداے بینوا بهر مراد — بر در سلطان ذیشان میروم
از پئے پا بوسئے مولاۓ خویش — در فضائی شهر پیران میروم
مبتلاے رنج و درد لا دوا * — در حضورش بهر درمان میروم
در حریم روضۂ جنت مثال — طوف گاه جن و انسان میروم
پا ز سر کرده بعین احترام — در جناب غوث دوران میروم
بر در پاک ملاذ اهل حق * — قبلۂ ارباب عرفان میروم
یعنی محو حق شه فضل رسول * — مقتداے حق گزینان میروم
در جنابش گرچه ناچیز آمده است — از پئے نذر دل و جان میروم
نامۂ اعمال سر تا سر سیاه — منفعل از بار عصیان میروم
خضر ره شو بهر حق ای جذب دل — کز براۓ آب حیوان میروم
یا معین حق بمعون عین حق * — کن مدد از بس پریشان میروم
خذ یدی لله یا غوث الورا * — خسته دل از جور اخوان میروم

چون رسیدم بر درت با حال زار	آمدم گریان و خندان میروم
یافتم از دست نفس دون نجات	بی خطر از کید شیطان میروم
گرچه بودم پر خطا اما کنون	فارغ از قید گناهان میروم
گرچه افسرده بدم زین پیشتر	لیکه اکنون شاد و فرحان میروم
سر بسر سرشار از جام وصال	مست بر یاد حریفان میروم
نیست حرف مدعا غیر از وصال	بر همین مقصد ثناخوان میروم
وا اصلا از لغزش پا غم چرا	دست در دست کریان میروم

وله زید مجده

شوق پابوس و غلامی غلامان دارم	مقصد دربار جناب شه ذیشان دارم
آنکه در سینه ز لمعان دل اصفانی او	چون تصور بکنم شمع شبستان دارم
آنکه از صدقهٔ آن عاشق غوث الثقلین	دست در دامن شاهنشه جیلان دارم
آنکه از فیض نسیم کرم و الطافش	دسته دسته گل مقصود بدامان دارم
خسرو سلطنت فقر و فنا فضل رسول	وصف آن شه چه نویسم که نه امکان دارم
مادر دهر سراید به ثنایش که شها	منکه فرزند بآغوش هزاران دارم
لیکه مثل تو باین حسن و جمال و خوبی	غیر ذات تو نه ای ماه درخشان دارم
ای شه کشور عرفان و مه برج کمال	از فراقت دل حیرت زده گریان دارم
خسته خاطر بغم هجرم و افسرده جگر	چاک بر چاک بجیب دگریبان دارم

در فراق تو من ای صبح طرب مهر بدر — تیره تر صبح خود و از شام غریبان دارم

ظلمت آباد دل تار بصد نور و فروغ — از ضیاهای رخ پر نور چراغان دارم

حجرهٔ سینه تاریک چو جولانگه برق — از تجلی خیال تو فروزان دارم

جلوهٔ عارض تابان بنما بهر خدا — رحم فرما که نه تاب غم هجران دارم

چیست اکسیر که سازد مس قلبم چون زر — هوس خاک درت ای شه شاهان دارم

دیده ام نور نظر یافت ز خاک قدمت — من چه پروا ز پی کحل صفاهان دارم

منکه بے برگ و نوایم مگر از شوق اهم — سر شوریده بروش انپے قربان دارم

از پی نذر غلامان بدر مخزن فیض — غیر جان و دل افسرده نه سامان دارم

ساقیا ریز بجامم پی مستان الست — خواهش قطرهٔ از بادهٔ عرفان دارم

رحم کن رحم خدارا بمن اے بنده نواز — طاق شد طاقت و احوال پریشان دارم

دستگیری کن و از رنج و الم باز رهان — یکدل و حسرت و اندوه فراوان دارم

بتمنای قدمبوسی خدام درت — در دل زار چگویم که چه ارمان دارم

من و انشای ثنای تو خیال است محال — من و املای کمال تو نه امکان دارم

از پی عزت دارین بس است اینکه بهرت — واصلا زبر قدمهاے کریمان دارم

از کیف زید گیہہ

مچ رہی ہے عرش کے سب انس و جانمین دہوم دہام — انس و جان کیا بلکہ ہے سارے جہان مین دہوم دہام

قدسیون مین ہوگی ہر ان جنانمین دہوم دہام — مختصر کچھ اسی مین نہین ہے لا مکان مین دہوم دہام

جسطرف دیکھو مہیا جشن کا سامان ہے — ہے جو اس عرس مبارک کی جہانمین دہوم دہام

کر رہے ہین چار سو شیخی ہوئی ذکرِ جلی — کسقدر رہی حلقۂ صاحبدلان ہین ہوم دہام

بادشاہ دین معین الحق کا ہی عرس شریف — کیون نہو اس عرس کی گھر گھر جہانمین دہوم دہام

قمریان کرتے ہین کوکو برلب جو سرو پر — بلبلین کرتے ہین صحن بوستانمین دہوم دہام

دہر مین جب سے ہے مداح شہ فضل رسول — ہے کلام کیف کے اہل زبان مین دہوم دہام

حرف النون

از سید افضل علی المتخلص بہ ابر ساکن بلندشہر

سوز فرقت آتشی افروخت در رگہای من — ہست در آتشکدہ مثل سمندر جای من

پیش سیل اشک من چرخ از حبابی بیش نیست — میزند چشمک بہ طوفان موجۂ دریای من

می پرد چون پنبہ بر حلاج مغز شہ فلک — کرد تا آہنگ بالا شور محشر زای من

آہ از بخت سیاہ من کہ پنہان کردہ است — روز محشر را بدامان شب یلدای من

کیست تا یابد اصول حالت گم گشتگی — گم سراغ راہ ساز و خضر در صحرای من

سوز پنہان کرد مغز استخوان خاک سیاہ — صورت کلک فرنگی گشت سرتاپای من

عمر آخر شد بخون خوردن مگر کلک ازل — زود رقم از خون دل بر تختۂ سیمای من

تا دلم در خون تپان شد از ستم ہای فلک — خون بجوش شد جای می اندر خم صہبای من

از تپش ہای دل شوریدہ ہرگز دور نیست — یکدگر پیوند بگزارند گر اعضای من

نالۂ من لرزہ انداز اد بکاخ آسمان — کر کند گوش ملائک شورہا یا ہای من

پرز غم خالی زشادی گشت دل از طرز دهر — می تراود خون بجای باده از مینای من
جانب زیرین شود خم پشت از بار گران — بر فلک بنهند گر کوه غم و سودای من
بسکه گریه در گلو گردد گره از جوش غم — از گلویم لخت لخت آید برون آوای من
از سرشک غم که ریزد متصل چشمم چو سیل — موج دارد مثل خاراحلهٔ دیبای من
زنده در خواب فنا و مرده بیدار از عدم — حشر بر ارواح و اجسام است از غوغای من
بس که دل افسرده در هر دستهٔ گل بهر ما — غنچه ها بندد بجای گل چمن پیرای من
بی سبب هر گز نباشد اینچنین دیوانگی — گشت غالب در مزاجم عنصر سودای من
اضطراب دل که از جور فلک بر من رسید — گرد از امروز ظاهر محشر فردای من
چون کند پرواز سوی عرش کز بار گناه — زیر کوه قاف آمد شهپر عنقای من
جوش طبعم کرد ما را آخرش محسود خلق — این خزان بر من رسید از تیزی صفرای من
حال من از شومی طالع ندانم چون شدی — گر نبودی خواجهٔ والا گهر ملجای من
شاه عین الحق که از تاثیر وصف پاک او — آبحیوان می چکد از کلک هوش افزای من
گر نبودی نصرتش در نظم سنجی دمبدم — پا درین میدان نهادن کی بدی یارای من
گرچه هستم شاعر جادو بیان کز سحر خویش — روح را لذت دهد کلک سهی بالای من
گرچه جان فرسود از غم در تنم لیکن هنوز — هست باقی شوخی فکر سخن آرای من
بلبل نطقم چو سنجد نغمه در باغ سخن — گل فشاند آسمان بر طبع معنی زای من
بلبل شیراز بر فکرم کند صد مرحبا — طوطی شهروان بر قفص آید ز مضمونهای من

طبع عالی نیست مائل جز به مضمون بلند — کی نشیند جز به سدره بلبل شیدای من

چشمهٔ حیوان دوانم خضر کلک دو سرم — از دهان حوت جان آرد برون جوزای من

خواهشم را مبدء فیاض گر گردد ضمان — در کشد جیحون بیکدم جوشش استسقای من

داد مضمون از که خواهد قدردان گشتند گم — خود کند احسنت بر خود جوهر والای من

لیک این فیضیت پنهان بدلم از عین حق — از طفیل اوست بودن در عدم همتای من

رفعتم بنگر به مدح حضرت عبد المجید — می نویسد آسمان القاب من مولای من

گر نظر افتد به پیش مرقدش جز پشت پا — هر مژه سوزن زند در دیدهٔ بینای من

سرمهٔ خاک درش در دیده چون کرد است جا — باز گردد کی به جنّت چشم استغنای من

خلد گردد کمترین جاگیر من از سوی حق — گر شود در روضهٔ او مسکن و ماوای من

طایران قدس در هر گوشه گنجشک وار — آشیان بستند اندر روضهٔ آقای من

لطف عین الحق اگر باشد مرا فریادرس — پایهٔ چرخ نهم آید به زیر پای من

یا شه من کن دعا بهرم بدرگاه خدا — تا براندازد ز فرقم بار عصیان های من

رحم بر آبر جگر خسته که دیو زشت خو — بهر غارت تاختن آورد بر کالای من

از میکش زید کیفه

جدای مین معین الحق کی هم جی سی گزر دیتے هین — تڑپتے هین بجان آتے هین دم دیتے هین مرتے هین

فراق شاه مین جب سوز دل سے آه بهرتے هین — تو کیا کیا دل جلوں کے آبله دل کی ابهرتے هین

یهان کی یک نظر مین کام بنجاتے هین سب بگڑے — یهه وه درگاه هے یهان آنکر بگڑی سنورتے هین

چڑھائین کیون نہ ہم نذر دل و جان عرش اقدس پر
مراد دل لیئی ہاتھون مین یہان قدسی اترتی ہین

قدم رکھتے ہوئی ہم وادی درگاہ والا مین
ادب سے کانپتے ہین تہرتہرا جاتی ہین ڈرتی ہین

حضور دل حضور شہ مین پہونچا تا ہی دم بہر مین
حضوری کا جدائی مین بہی دم عشاق بہرتی ہین

حساب آخرت کا فیصلہ ہوگا نگاہون مین
معین الحق مدد پر ہین عبث ہم آہ ڈرتی ہین

پہلا پہولا رہیگا یون ہی گلزار معین الحق
عدو کی چشم بد مین راتدن ہم خاک بہرتی ہین

کہلا ہے میکدہ جام مئی اطہر ہے گردش مین
حضور حضرت ساقی ہے بدمستی سے ڈرتی ہین

مین عبد القادری فضل رسولی ہون مجیدی ہون
مری دنیا و دین کے کام اشعار و نمین سنورتی ہین

ولہ زید کیفہ

تری درگاہ کو ہم دیدہ حسرت سے تکتی ہین
وفور شوق مین بیتابی دل سے جہجہکتے ہین

تماشا ہو رہا ہے عاشقو نکی جان نثاری کا
سرشک سرخ بنکر آبلہ دلکی ٹپکتے ہین

مریدون کا علو جاہ و حشمت عرش والا مین
بصد حسرت مخالف دیکہکر کیا کنیا پہکتے ہین

کیا ہے بیخودی نے وجد مین عشاق کو بیدم
اوچہلتے کودتے ہین ہاتہہ زانو پر پٹکتے ہین

مدد پر اپنی ہے ذوق فلک فرسا جو وحشت میں
تو اڈر چلنے کو ہر ہر گام پا نہون اوچکتے ہین

تڑپتے کتنے ہین شاہ معین الحق کی فرقت مین
بہت سی جان بلب ہین نیم بسمل ہین سسکتے ہین

مشام جان معطر ہے دماغ دل معنبر ہے
تری درگاہ کے رستہ ہی خوشبو سے مہکتے ہین

تامل کرتے ہین جو خسرو عالی کی عظمت مین
غلط فہمی ہے کچہ بینی ہے جہونٹے ہین بہکتے ہین

غزلخوان بزم اقدس مین ہین کیا مداح و بخستہ
گل تر پر گلستان مین مگر بلبل چہکتے ہین

ازل کے روز سے ہین مست ہم ساقی کی الفت مین
اسیکے آج بہکانی سے میکش کب بہکتے ہین

ازمولوی حسن رضا خان صاحب زید مجدہ ابن مولنا محمد نقی علیخان صاحب مرحوم مغفور بریلوی حسن تخلص

ساقیا کیون آج رندون پر ہے تو نامہربان	کیون نہین دیتا ہمین جام شراب ارغوان
تشنہ کامون پر ترس کسواسطے آتا نہین	کیون نہین سنتا ہے میخوارون کی فریاد و فغان
جام کیون اوندھے پڑی ہین کیون لگین موہنہ شیشون کے بند	عقدہ مشکل بنا ہے کیون ہر اک خم کا وہان
کیون صدا قلقل کی مینا سے نہین ہوتی بلند	کیون اداسی چہا رہی ہے کیون ہوئی سونی دکان
کیون ہے مہر خامشی موہنہ پر سبو کے جلوہ ریز	کچہہ نہین کہلتا مجہے کیسا بندھا ہے یہ سمان
کسقدر اعضا شکن ہے یہ خمار جان گسل	ہے جماہی پر جماہی ٹوٹتی ہین ہڈیان
کیا غضب ہے تجکو اس حالت پہ رحم آتا نہین	خشک ہے موہنہ مین زبان آتی ہین پیہم ہچکیان
آمد باد بہاری ہے گلستان کی طرف	فصل گلشن کر رہی ہے کیا ہی رنگ آمیزیان
ابر کے اٹہکہیلیون نسی جو بنون پر ہے بہار	پڑ رہے ہین پیاری پیاری ننہی ننہی بوندیان
چار جانب سی گہٹاؤن نی بڑہائی ہین قدم	توسن باد صبا پرلے ہے راہ بوستان
جشن گل کا شور ہے فصل چمن کا زور ہے	ابر اوٹہا ہے گرجتا کوندتی ہین بجلیان
ٹکٹکی باندھی ہوی نرگس تماشے پر ہے لوٹ	محو وصف جلوہ گلشن ہی سوسن کی زبان
شاخ گل پر بلبلین ہین نغمہ سنج فصل گل	سرو پر بیٹہی ہوئی کرتی ہین کوکو قمریان
اسقدر ہے جوش پر حسن عروس گل کہ آج	باغ مین ملتی نہین بلبل کو جای آشیان
ٹہنڈی ٹہنڈی پیاری پیاری چلتی ہی باد نسیم	جہومتی ہین وجد مین کیا کیا چمن کی ڈالیان

مست و بیخود بیٹھی ہین مرغان گلشن شاخ شاخ
گر رہے ہین اپنی اپنی لے مین مدحت خوانیان

تا کہ دیکھی گل کا جوبن نرگس مخمور بھی
سوتی سوتی چونک کے اوٹھی ہی ملتی انکھڑیان

دیتی ہین غنچہ چٹک کر یہہ صدا ہر سمت سے
ہم بہی دیکھینگے ذرا فصل بہاری کا سمان

کب ہین یہہ شبنم کی قطرہ روی گل پر آشکا
ہین عروس گل کے کانو مین جڑاؤ پتیان

گدگداتی ہے مری دلکو خیال می کشی
آرزوئین کر رہی ہین کسقدر اٹھکہیلیان

حسرتین کہتی ہین ہمکو کسپہ چھوڑا آپ نے
خواہشین کرتی ہین شکوی کیون ہوے نامہربان

دیر کار خیر مین اسدرجہ کرتا ہے کوئی
ہان خدارا ساقیا ارحم بحال بیجان

چار دن کے چاندنی ہی پہر اندھیرا پاکہ ہے
پہر کہان ہم اور کہان یہہ دخت رز کی شوخیان

پانی پی پی کر دعاؤن تجھکو گر پاؤن مراد
دیر کیون کرتا ہے پیارے فصل گلشن پہر کہان

دی کوئی ساغر چھلکتا سا شراب تند کا
بول بالا ہو ترا ای ساقی حاتم نشان

مدح کرتا ہون مین اب اک رہنما کی عرس کی
چھوڑ کر فکر خط و خال حسینان جہان

واہ وا کیا عرس ھی کیا عرس ھی کیا عرس ھے
جس مین ہین تشریف فرما غوث و ابدال جہان

سر جھکائی بیٹھی ہین حلقہ کئے ساری مرید
حال دل کرتے ہین سرکار معلی مین عیان

ہر ادا سے انکشاف معنی و مقصود ہے
ہو رہا ہی کیا لطیفون مین عیان سر نہان

ہے کہین ذکر جلی تو ہے کہین ذکر خفی
اپنی اپنی حال مین مصروف ہین پیر و جوان

دلکی آئینہ کی صیقل ذکر ارہ سے کہین
ہین کسی جا ذکر قمری کی عیان رنگینیان

ضرب الا اللہ سے کرتا ہے کوئی دلکو صاف
ہے کہین اثبات نفی غیر کا لا سے عیان

سب کو مونہہ مانگی مرادین ملتی ہین اس عرس مین — آتے ہین روتی ہوی جاتے ہین ہنستے یا شادمان
اسطرف ایسی بہارین اوسطرف حکم خدا — جاتی ہے پہنچتی اس بزم سے عمر روان
کچھہ خبر ہی ہے تجہی ای دل یہ کیسکا عرس ہے — پائی اس محفل نے کس سے زیب و زین و عز و شان
طالب مطلوب یزدان حضرت فضل رسول — مورد فضل رسول و رحم خلاق جہان
سالک راہ حقیقت رہبر و مقصود شرع — رہنمای گمرہان و پیشوای مرشدان
حاکم اصل فروع و عالم رمز اصول — واقف حال حقیقت کاشف سر نہان
حامی دین پیمبر ماحی بنیاد کفر — زاہد زین عبادت واعظ شیوا بیان
آفتاب چرخ علم و ماہتاب برج حلم — گوہر درج شرف یاقوت کان عز و شان
شاہ دیہیم جلال و خسرو تخت کمال — نائب شاہنشہ کونین فخر مرسلان
انجمن آرای شرع و شمع بزم معرفت — زینت بستان فقر و زیب گلزار جنان
سیف مسلول حقیقت فارس مضمار فقر — طلعت شمع ہدایت مقتدای سالکان
مزرع اسلام کو ابر کرم ذات شریف — خرمن ادیان باطل کو ہے برق بی امان
حاضر عرس معلی ہین بہت ارباب علم — وہ پڑہون مطلع کہ سنکر سن ہون سب اہل زبان

مطلع

گر کبہی فرمائی تو توحید واحد کا بیان — کہدی ہندوی فلک بھی ٹہیک ہے یہ بیگمان
دی خدای پاک نے تجکو حیات بی ممات — لا یموتون ہے تیری شان ہین ای جان جان
دین پیغمبر کو تیری ذات سے ہی تقویت — تیری دم سے ہے منور خطۂ ہندوستان

تیری اچھے ہو نہین کسکو رہی جای سخن
تیری مرشد کی ہین مرشد حضرت اچھی میان

ملحد ونکو بات تیری سیف ہے جبار کے
معتقد کو قول تیرا موجب امن و امان

دی جو کچھہ دنیا ہو شاہا اسکے جلدو مین مجھے
تیری در پہ لیکے آیا ہون قصیدہ ارمغان

ہو دعای خیر میری دین و دنیا کے قبول
یہہ صلہ پائی شہا تیرا گدا اے آستان

ای حسن اب کر دعا اللہ سے باالتجا
کیا عجب ہے گر کہین آمین کروبیان

یا خدا جب تک ہی مہر و ماہ مین جلوہ گری
دہر مین قایم رہے جبتک یہہ دور آسمان

کنج خلوت مین ہو جب تک زاہد گوشہ نشین
شمع کو حاصل ہین جبتک انجمن آرائیان

کعبہ کے در پر ہے جب تک فرق زاہد سجدہ ریز
شاغل حمد خدا جبتک رہین کروبیان

جلوۂ وحدت رہے کثرت مین جبتک اشکار
صوفیونکا دہر مین جبتک رہی نام و نشان

دی مدد قوال والا کو کلام اللہ پاک
پیش حضرت قول دشمن کا ہو شاخ زعفران

اونکے دشمن کو ہمیشہ کلفت و کرب نصیب
جو دعا گو ہین رہین وہ فرحناک و شادمان

از عاجز زبید شوقیہ

دنیا و دین کے اونکے مقاصد حصول ہین
جسکے مدد پہ حضرت فضل رسول ہین

منکر تری فضیلت وجاہ وجلال کی
بیدین ہین یا حسود ہین یا بوالفضول ہین

حاضر ہوی ہین مجلس عرس حضور مین
کیا ہمپہ حق کی لطف ہین و فضل رسول ہین

کافی ہے خاک کرنیکو یک نالہ رسا
دفتر اگرچہ نامہ عصیان کے طول ہین

خاک در حضور ہے یا ہے یہہ کیمیا
یہہ خار راہ ہین کہ یہہ جنت کی پھول ہین

چھوٹی ہے اس سے درگھ فضل رسول پاک
خلد بریں مین اسیلئے عاشق ملول ہین

اے میکشو چلو کہ ہے لٹتی شراب فضل
ساقی جناب حضرت فضل رسول ہین

سن سنکے ذکر حضرت فضل رسول آج
بلبل ہین مست غنچہ بہی سب کہلکے پہول ہین

عاجز ہے کب بیان ہو تعریف آپکی
اسجا تو عاقلون کے بہی حیران عقول ہین

از جناب شیخ صدر الدین صاحب صدر بدایونی مجیدی ثم یغرہ

بے وسیلہ ہو کسیکو قرب حق حاصل کہان
ہان وے ہو جائے عین الحق ہون جسپر مہربان

ہین معین الحق جو اونکی لخت دل نور نظر
اونپہ ہے فضل رسول مقتدای انس و جان

صاحب سجادہ و مسند نشین عین حق
غوث اعظم شاہ حمزہ آل احمد کی ہین جان

ہین ولی ابن ولی ابن ولی ابن ولی
اہل باطن اہل عرفان اونکا سارا خاندان

ہین وہ مست بادۂ عرفان کہ جنکی فیض سے
جام کوثر سب یدونکو ملیگا بے گمان

مشکلونمین ہر مجیدی کے وہ رہتے ہین معین
حشر مین ہین حامی و ناصر شفیع عاصیان

فیضیاب اونکی عنایت سے ہین انسان و ملک
مقتدائے اولیا ہین پیشوای قدسیان

نور باطن سے ہے اونکی شمع عرفانکا فروغ
ہین وہ شاہ آل احمد کے چراغ دودمان

اونکی صورت سے ہے ظاہر شان شبلی و جنید
غوث کے سیرت ملی ہین سرگروہ سالکان

عالم و حامی ولی و عاشق و محبوب رب
مقتدائے اہل عرفان زاہد و قطب زمان

گر اوٹھا دین سنگریزہ ہاتھ سے اونکی گدا
سر چڑھائین فخر سے ہو گوہر تاج شہان

گردہر تا ہے در دولت پہ جہکتی ہی جبین
پیر گردون بہی ہوا شاید مرید خاندان

آج اونکا عرس ہے اور جمع ہین سب اولیا — قدسیون کی ہے یہہ محفل غیرت بزم جنان
حلقۂ ذکر خدا ہے بزم مین ہے ہر طرف — ختم قران ذکر مولد منقبت خوانی یہان
خاص ہے اوسمین جو دیوان فقیر قادری — یعنی وہ تصنیف عبد القادر شیرین زبان
کیا نکالی مدح غوث پاک کی طرز جدید — منقبت مین غوث کی ہے ہر کرامت کا بیان
لکھی سب حرفون مین یا محبوب سبحانی ردیف — جو فنا فی الغوث ہو سمجھے وہ یہہ رمز نہان
کیون نہو کس کس دلی کی ہین وہ سجادہ نشین — جد امجد والد ماجد تو ہین قطب زمان
خود بدولت بھی ہین عالم حامی و کامل ولی — تابع سنت ہین وہ اور رہنمای گمرہان
ہے اشارہ غوث کا بی شک جو یہہ دیوان لکھا — لکھی یہہ تصنیف جب بغداد سے آی یہان
سنکے اس دیوان کو آئی وجد مین سب اہل محفل — بیخودی مین لب پہ ہے یا غوث کا سوز و فغان
دیکھکر دیوان مقبول جناب غوث پاک — ہو گیا دل سے یہہ گرم دعا مین خستہ جان
ہو مصنف پہ کرم ہر وقت غوث پاک کا — اور عنایت ہو صلہ ہر بیت کا قصر جنان
تا قیامت آل عین الحق معین الحق رہے — صاحب سجادہ و آباد و خندان شادمان
ہو وہ نسلاً بعد نسل صاحب رشد و ارشاد — جب تلک قایم رہے یارب زمین و آسمان
طبع دیوان کے بھی یہہ تاریخ لکھی حیدر نے — ہے وہ دیوان ہو بہار گلشن جنت عیان ۱۳۰۰

از شیخ احمد حسن صاحب حشمت تخلص محمدی بدایونی زید مجدہ

ہے محفل عرس اونکی بازینت و زین — جو حضرت عین حق کے ہین نور العین
دونون کے ضیا ہے صورت شمس و قمر — دونو یہہ ولی ہین مقتدای دارین

قدمونپہ گرا جو پیر گردون اون کی
لیجائیگا سرمۂ غبار نعلین

جسپر ہو کرم شہ معین الحق کا
محشر مین ہوا وسکی دلکو آرام سے چین

درگاہ مین عین حق معین الحق ہین
یک برج مین ہو گیا طلوع قمرین

دیکھا وہ سمان ہے منقبت خوانیکا
خوش جس سے ہوا دل نبی البحرین

ہے نعت نبی کوئی ثنا خوان پڑہتا
مدح اصحاب کوئی وصف حسنین

دیوان جو فقیر قادری کا دیکھا
ہے مدح لطیف نور چشم سبطین

دیکھین گے جو منقبت وہ سخت دل کی
فردوس صلہ مین دینگی شاہ دارین

آئی مرے کان مین صداے ملہم
وحشت پئے سال کسلئے ہی بے چین

منقوط مات مین ہے دونی تاریخ
کرتے ہین قبول اسکو غوث الثقلین

حرف الواو

از مولوی حامد بخش صاحب حامد تخلص زید مجدہ

تڑپتی ہے فدا ہونیکو روح قدسیان دیکھو
جناب شاہ عین الحق کا جلوہ ہی عیان دیکھو

پسند عین حق ہے مدح خوانی کا مرا جلسہ
ہوا روح القدس ہر مدح خوان کا ہمزبان دیکھو

وہ شاہ عین حق اس بزم مین تشریف لاتے ہین
کہ جنکے نور سے معمور ہے سارا مکان دیکھو

مہ برج ولایت کا ہی پرتو فرش محفل پر
بنی ہے ہر شکن اس چاندنی کی کہکشان دیکھو

وظیفہ کا جو مجموعہ ہے اوس دست مقدس مین
بیاض دست موسی ہر ورق سی ہی عیان دیکھو

قدم اوس شاہ والا کا ہوا تاج شرف ایسا
کہ سجدہ کو زمین کے جھک گیا ہے آسمان دیکھو

رسول پاک سے پایا تہا جو خرقہ طریقت کا
تن انور پہ ہی وہ حلۂ قصر جنان دیکہو

دہن گنجینۂ اسرار حق وقت تکلم ہے
دم تقریر سطر اسم اعظم ہے زبان دیکہو

اگر تفسیر بسم اللہ ابرو دیکہنی چاہو
نمایان ہین خط پیشانی قطب جہان دیکہو

تبرک ہوگیا لوح جبین قدسیان بنکر
ہوا تقسیم عین الحق کا سنگ آستان دیکہو

تجلی عین حق کی ہے عیان درگاہ اقدس مین
زمین دیکہو زمان دیکہو مکین دیکہو مکان دیکہو

جسے رویت ہو عین حق کی پیری مین وہ کہتا ہے
ہمارا طالع بیدار اور بخت جوان دیکہو

ہوی نعلین برداروں پہ رحمت روز محشر بہی
ملے عزت قدم ہی عین حق کا درمیان دیکہو

مجیدی کہہ رہے ہین دیکہکر درگاہ کی رفعت
مکانونمین نہ مل جای کوئی قصر جنان دیکہو

شجر پر باغ کی کہتا ہی مرغ جان مریدونکا
بنائی طاہر سدرہ نہ آکر آشیان دیکہو

علم آہو نکالای ساتھ عاشق اونکے محشر مین
بڑی رفعت سی آیا ہر مجیدی کا نشان دیکہو

مجیدی و معینی قادری ملتی ہین جنت مین
وہی مالک اونہین کا دور دورہ ہے جہان دیکہو

صلہ کیونکر نہ دینگی جب غزل خوش ہو کے سنتے ہین
ملی ہین تمکو حامد عین حق سی قدردان دیکہو

از شیخ غلام قادر صاحب قادری بدایونی زید مجدہ

یہہ عرس معین حق کا سامان دیکہو
قدسی بہی ہین بزم مین ثناخوان دیکہو

کرتا ہے طواف درگہ عین الحق ✦
تعظیم و نیاز چرخ گردان دیکہو

باندہے ہوے ٹکٹکی ہے چشم انجم
درگاہ کے نور سے ہے حیران دیکہو

ہوتے ہے ضیای قلب اس محفل مین
حاضر جو ہوے ہین اہل عرفان دیکہو

جلوہ ہے جو عین حق معین الحق کا
یکجا ہین یہہ مہر و ماہ تابان دیکھو

ہوتا ہے یہہ حال منقبت خوانی سے
ہین وجد مین جملہ جن والنسان دیکھو

مرشد کے طفیل سے معین الحق کا
کیا کیا نہین مجھپہ لطف و احسان دیکھو

کیا بیٹھی ہو عاشقان غوث الاعظم
مرشد کا ہماری آکی دیوان دیکھو

ہر شعر ہے منقبت کا دیوان مین لکھا
مقبول حبیب رب سبحان دیکھو

دل دادہ و پیر چرخ بہی ہے اسکا
اس طرز جدید پر ہے قربان دیکھو

جو اسکو پڑہے وہ جنتی ہوتا ہے
ہر شعر ہے نخل باغ رضوان دیکھو

تاریخ بہی اب غلام قادر اسکے
لکھ طرفہ ثنای شاہ جیلان دیکھو

از حافظ محمد اشتیاق علی صاحب قادری بدایونی شوق تخلص زید مجدہ

معین الحق پہ جو دل سے فدا ہو
معین و یار اوسکا کبریا ہو

تمہارا وصف کیا مجھہ سے ادا ہو
کہ تم سردار جیش اولیا ہو

ابھی ہو پار بحر غم سے کشتی
معین الحق جو اپنا ناخدا ہو

نظر آویگا ہمکو روئے انور
قریب اب یا خدا روز جزا ہو

مے وحدت ہے تیری در پہ لٹتے
مجھے بہی اوس سے ایک ساغر عطا ہو

ملے جام وصال اب مجکو جلدی
مرا یا رب یہہ پورا مدعا ہو

کرو مشکل مری بہر خدا حل
کہ تم حلال جملہ عقدہ ہا ہو

طفیل غوث پاک و آل احمد
کرم ہو مجھپہ اور لطف و عطا ہو

ہمیشہ منقبت یون ہی پڑہون مین	در دولت پہ یہہ میلہ سدا ہو
معین الحق الہی تجکو ملین شوق	خودی کہو کر جو تو او نین فنا ہو

از غلام حبیب بدایونی زید حبہ

دیدہ کو دید فضل رسول اب نصیب ہو	صبح وصال جلد الہی قریب ہو
وصل معین حق مجھے ایسا نصیب ہو	حاسد کا کچھ خطر ہو نہ خوف رقیب ہو
لٹتے ہے دولت دوسرا در پہ آپکے	جاتا ہے شاہ ہو کے جو حاضر غریب ہو
بیمار ہون نزار ہون خستہ ہون زار ہون	تم ای معین حق مری دلکی طبیب ہو
ساغر پلائین عشق کا اپنے معین حق	اتنی دعا مجاب مری یا مجیب ہو
امید تیرے لطف و کرم سے ہی یہہ شہا	محشر مین تیرے ساتھہ غلام حبیب ہو

الہاء المہملہ
از کیف زید کیفہ

منبع جود و عطا فضل رسول ذیجاہ		مخزن حلم و حیا فضل رسول ذیجاہ
رہبر راہ صفا فضل رسول ذیجاہ	مطلع ثانی	محرم راز خدا فضل رسول ذیجاہ
نگہ لطف سے دیکہو مری جانب للہ		ای شہ ہر دوسرا فضل رسول ذیجاہ
سخت آفت مین گرفتار ہون لازم ہی مدد		مرشد و ہادی ما فضل رسول ذیجاہ
غوطہ کہاتا ہون مین اب بحر الم مین ہردم		تہام لو ہاتہہ مرا فضل رسول ذیجاہ
تنگ آیا ہون بہت گردش ایام سی مین		ہو وی امداد ذرا فضل رسول ذیجاہ

کام بگڑے ہوے یک آن مین ہو جاتے درست
ہو اگر لطف ترا افضل رسول ذیجاہ

جل گیا برق ستم سے ہے مرا مزرع دل
اوسکو کر دیجے ہرا افضل رسول ذیجاہ

مصدر شان کرم مورد الطاف و نعم
کان احسان و سخا افضل رسول ذیجاہ

شان مین آپ کی ای بادشہ ملک فنا
جو لکھون سب ہے بجا افضل رسول ذیجاہ

آپکی لطف و عنایت کا بیان ہو کیونکر
مجھ سے ای شاہ ہدا افضل رسول ذیجاہ

بھر دئے آپ نے دامان طلب لاکھون کے
کچھ مجھے بھی ہو عطا افضل رسول ذیجاہ

دیر سے در گہ عالی پہ کھڑا کہتا ہون
مین فقیرانہ صدا افضل رسول ذیجاہ

کوئی بھی مونس و غمخوار نہین کس سے کہون
درد دل تیرے سوا افضل رسول ذیجاہ

آپ ہی کا مجھے اب دھیان لگا رہتا ہے
ہر گھڑی صبح و مسا افضل رسول ذیجاہ

بادشاہان جہان سے بخدا بہتر ہے
آپکے در کا گدا افضل رسول ذیجاہ

حاجتین جتنی ہون سب کیف حزین کی شاہا
کیجئے جلد روا افضل رسول ذیجاہ

الیاء المثناۃ التحتیہ

از نہیکش زید کیفہ

یہ حیرت ہے مجھے شاہ معین الحق کو کیا کہیے
معین دین حق افضل رسول مجتبی کہیے

سر شک سرخ بنکر رنگ لایا ولولہ دل کا
دل خون گشتۂ عاشق کا اسکو خونبہا کہیے

مراد دل کی صورت دیکھتے ہین ہم تصور مین
خیال صورت زیبا کو شکل مدعا کہیے

کشاد عقدۂ دل کا ہے نقشہ چشم حق بین مین
اشارے کو اوس ابرو کے نکیون عقدہ کشا کہیے

اعانت سے معین الحق کے پہونچی عین حق تک ہم
شہ ذیجاہ کو حق بین و حق جو حق نما کہئے

سواد نامۂ اعمال حال روی حسرت ہے
خود آرائی عصیاں انکا کہان تک ماجرا کہئے

نہین ہے میکشی کا لطف میکش ہجر ساقی مین
نگیون مینائی می کو دلکا اپنی آبلہ کہئے

از واصل قادری زید مجدہ

فرط خوشی سے شاد ہراک خاص و عام ہے
خندان مثال گل دل ہر مستہام ہے

ناکام کامیاب ہین غمگین ہین شادمان
عالم مین کون ہے، جو نہین شادکام ہے

چلتی ہی بہنی بہنی ہوا باغ دہر مین
خوشبو مہک رہی ہے معطر مشام ہے

کلفت کا نام مٹ گیا یکلخت دہر سے
مشغول عیش آج خلائق تمام ہے

حیرت تہی مجکو دیکھ یہہ گلکاری جہان
کہلتا نہ تہا یہہ حال کہ کیا اهتمام ہے

ناگہ کہا یہہ دل نے کہ غافل بہوش باش
کیا حیرت و عجب کا یہہ تجہکو مقام ہے

سامان یہہ سب ہے عرس شہ با وقار کا
جو مقتدا اے اہل صفا لا کلام ہے

وہ کون یادگار سلف حجۃ الخلف
فضل رسول جس شہ ذیشان کا نام ہے

وہ شہسوار کشور عرفان جنید وقت
معروف روزگار ہے شبلی مقام ہے

وہ آفتاب چرخ ولایت مہ کمال
پرنور جسکے نور سے یہہ صبح و شام ہے

وہ اکرم و کریم و نکرم فرید دہر
ہان امجد اکابر و فخر کرام ہے

سلطان اولیاء زمان شاہ اصفیا
ہادی خلق و راہبر خاص و عام ہے

حامی دین و ناصر ملت معین حق
جو افضل اماجد و خیر عظام ہے

مست الست جرعہ کش بادۂ وصال
سرشار جو شراب ولا سے مدام ہے
قطب سپہر قرب خدا مہر برج حق
شیخ شیوخ عصر و وحید انام ہے
سُنکر یہہ مژدہ غنچہ امید کہل گیا
سمجہا کہ خاص وقتِ حصول مرام ہے
خلعت بٹین گی آج کرامت کی خلق کو
ہان رحمت رحیم کا اب انقسام ہے
آئی گا خالی ہاتہ گدا شاہ جاے گا
اب شاہ دین پناہ کا دربار عام ہے
حاضر ہے یان جو حسن عقیدت سے باادب
لبریز اوسکا بادۂ مقصد سے جام ہے
ہو مجہپہ شاہ مہر کرم کی اگر نگاہ
روشن چو صبح ظلمت و غربت کی شام ہے
للہ اسپہ رحم کی فرمائے نظر
واصل بہی یک غلامونکا حضرت غلام ہے

از سید مہدی حسن صاحب مارہروی زید عزہ

بہار آئی پہولا پہلا سب چمن ہے
ہوا دہر سے محو رنج و محن ہے
فدائی ہون مین چار یار نبی کا
دل و جان سے الفت پنجتن ہے
ہے فضل رسول خدا نام جن کا
یہہ اوس شاہ کے عرس کی انجمن ہے
کرم خاص ہے شاہ جیلان کا اوسپر
جو غوث دو عالم ہے قطب زمن ہے
وہ ہے حضرت آل احمد کا پیارا
شہ عین حق کی وہ جان ہے وہ تن ہے
شہا تو مددگار ہے پہر خطر کیا
عبث جنگ جو مجہ سے چرخ کہن ہے
کمالات لینے کو علم و عمل کے
ہوا حاضر عرس مہدی حسن ہے

ولہ زید مجدہ

یہہ بزم عرس حضرت قطب زمن کی ہے — سب قدسیون مین دہوم اسی انجمن کی ہی

نخل چمن ہے مصرع قد معین حق — نقطہ جو شعر کا ہے کلی نسترن کی ہے

ہے آبدار گوہر مضمون منقبت — کیا قدر اسکے سامنے در عدن کی ہے

جنت کا قصر ہے یہہ مکان بارگاہ کا — اسکی فضا ہی خلد برین کے چمن کی ہے

پہونچے معین حق کی زیارت کو پہلے کون — باہم یہہ بحث آج مری جسم و تن کی ہے

ہو جاوے شامیانۂ درگاہ پر فدا — حسرت کمال شوق سے چرخ کہن کی ہے

مقبول یہہ غزل ہو مری یا معین حق — یہہ التجا فقط دل مہدی حسن کی ہے

از مولوی حامد بخش صاحب حامد تخلص زید مجدہ

یا شاہ عین حق وہ ترا آستانہ ہے — جھکتی جبین ملک کی یہان خادمانہ ہے

سایہ ہین سب پہ طایر قدسی کئے ہوے — درگاہ عین حق کا بنا شامیانہ ہے

ہے دور عین حق کا مدد پر ہین غوث پاک — محشر ہین آج قادریون کا زمانہ ہے

ہمنے ادب سے چوم لیا باب خلد کو — سمجہے کہ عین حق کا یہی آستانہ ہے

کہوے مجیدیون نے ہزارون در قبول — تیر دعا کا قصر اجابت نشانہ ہے

حیران ہے چرخ نکلا ہی وقت سحر ہلال — روشن ضیای ریش مبارک سے شانہ ہے

فرصت کہان صحیفہ پڑہین روز حشر ہم — تیری کرامتونکا زبانپر فسانہ ہے

جنت مین جسکو چاہتے ہین دیتے ہین مقام — دیکہا تو عین حق کا وہ سب کارخانہ ہے

جاری ہے فیض معرفت حق مزار سے — کیا اس زمین مین دولت دین کا خزانہ ہے

محشر مین ہین خلیفہ سلطان اولیا | کیا شاہ عین حق کا جلوس شہانہ ہے
عاشق تخلص آپکا زیبا ہے نعت مین | حب رسول مین شغف عاشقانہ ہے
دون کیا حساب حشر مین ہون محو عین حق | مستانہ گفتگو ہے سخن بیخودانہ ہے
ہوتی ہے عین حق کی عنایت سے مغفرۃ | محشر مین صرف عذر گنہ کا بہانہ ہے
رشتہ مین تیری عشق کے یکدل ہین سب مرید | تسبیح کی طرح سے ملا دانہ دانہ ہے
باطن مین اونکا فیض ہے بے پردہ بے حجاب | ظاہر مین گرچہ لطف و کرم غائبانہ ہے
جنت ہمین دکھائیگا دربان حضور کا جو | رضوان سے اوسکا ربط بہت دوستانہ ہے
حاجت نہین کسی سے مجیدی کرین سوال | سرکار معین حق ہے غنی اسمین کیا نہ ہے
سب قدسیون سے آگے مریدون کا فرخ جان | مرشد کے ساتھ باغ جنان کو روانہ ہے
ہر دم معین حق سے اعانت کی ہے امید | حامی مجیدیون کا وہ قطب زمانہ ہے
جنت مجیدیون کو یہہ درگاہ کا ہے باغ | کس کس کے مرغ جانکا یہان آشیانہ ہے
کہنے لگا دبیر فلک سنکے یہہ غزل | حضرت کی مدح خوانو مین حامد یگانہ ہے
تاریخ شامیانہ کی حامد نے یہہ لکھی | لو یہہ سحاب رحمت حق شامیانہ ہے

۱۳۱

تمت بفضلہ جل جلالہ وعم نوالہ

رباعیات و تواریخ عرس شریف و شامیانہ درگاہ معلّی

از حامد زید مجدہ

عرس معین حق مین ہے فضل رسول پاک | مولد کی دہوم دہام ہے ذکر خدا ہے آج

حامد کہا سروش نے مجمع یہہ دیکھکر | مجلس وہ ہے کہ آمد خیر الوریٰ ہے آج

ولہ

یک جا ہی مزار ہر دو قطب کونین | دونو یہہ ولی ہین مقتدائے دارین

تنویر ہے عین حق معین الحق کے | ای چرخ زمین پہ ہے قران السعدین

ولہ

درگاہ مین ہین چراغ یا تاری ہین | فانوس چمکتی ہین کہ مہ پاری ہین

تنویر یہہ سات روز تک عرس مین ہے | ہر ونیہ نثار سبعہ سیاری ہین

از کرم احمد صاحبزادہ حافظ غلام جیلانی مجیدی زید مجدہ وکرمہ

جلوہ معین حق کی عیان نور کا ہے آج | پرتو سے جسکے ماہ کو حاصل ضیا ہے آج

ہر اہل دل کے دیدہ باطن مین نور ہے | اس آستان کی گرد بنی توتیا ہے آج

عرس معین حق ہے دلا اعتقاد سے | جو مانگنا ہو مانگ لے وقت دعا ہے آج

مقبول یہہ ہے محفل عرس معین حق | فضل رسول و رحمت خاص خدا ہے آج

ساقی ہے دور بادہ عرفان کا چل رہا | میری بھی نوبت ای گی کب دیر کیا ہے آج

امیدوار لطف کا یہہ بندہ حقیر ہے | درگاہ مین حضور کی حاضر ہوا ہے آج

اکسیر اک نظر ہے تمہاری فقیر کی | اس در کی خاک مین اثر کیمیا ہے آج

یہان منقبت پڑھی ہی تو محشر مین بھی حضور | فرمائین مجھسے یہہ کہ پڑھو کیا لکھا ہے آج

ہر قادری پہ فضل رسول مجید ہو | دے رب مقتدر وہی جو التجا ہے آج

رضوان نے بہر سال غزل سنکے یہہ کہا
اچھا بہار کا گل مضمون کھلا ہے آج ١٣٠٠

پائے صلہ غزل کا کرم لطف خاص ہو
دل کی یہی مراد یہی مدعا ہے آج

ولہ

ہادی و رہنما معین الحق
ہیں میرے پیشوا معین الحق

حکمران دیکھا بادشاہوں نے
تیری در کا گدا معین الحق

ہو گئیں اوسکی مشکلیں سب حل
جسنے رد کر کہا معین الحق

گو میں عاصی ہوں پر بروز جزا
مجکو شافع ملا معین الحق

اپنی مداح کو قیامت میں
حق سے تو بخشوا معین الحق

دین و دنیا میں میں رہوں خرم
دین اب ہوا دا معین الحق

بیت تاریخ عرس ہو مقبول
ہے یہہ میری دعا معین الحق

ورد اپنا ہو الحمید رہے ٥٧٠
ہر صباح و مسا معین الحق ٧٢٢ / ١٣٠٠

نہیں طاقت کرم کے ہے کہ لکھی
تیری مدح و ثنا معین الحق ہو

ولہ

ذکر مولد ہے یہاں تشریف لاتے ہیں نبیؐ
جلوہ محبوب رب عرس معین حق میں ہے

مجھہ سے ہاتف نے کرم درگاہ والا میں کہا
نور عین حق کا سب عرس معین حق میں ہے ١٣٠٠

ولہ

تنویر و ضیا دلا یہاں حاصل کر لو
چل عین حق و معین حق کے در پر

درگاہ شریف مین یہہ تاریخ سُنا — اک برج مین جمع دیکھی ہین شمس وقمر
۱۳۰۰

ولہ

جو اپنے سر پرہے پیر گردون ہوئے گوہر کواب — نثار کرنیکو بزم پرہے وہ ماہ خورشید کے طبق مین
کرم جو تاریخ مینے پوچھی تو ہاتف غیب نے سنایا — وہ ہوگا ایک ایک جنتی اب جو آیا عرس معین حق مین
۱۳۰۰

ولہ

اس بزم کا ہے عالم بالا مین اہتمام کو — ہے سائبان فلک پئے عرس معین حق
ہاتف نے مجھسے یہہ کہی تاریخ اے کرم — ہین مہتمم ملک پئے عرس معین حق
۱۳۰۰

ولہ

گلہای مضامین مدح وثنا کی اس محفل مین یا عزیز — رشک جنت غیرت گلشن جسسے سارا مکان ہے آج
مجکو کرم تاریخ سنائے محفلین یون ہاتف نے — بزم عرس معین الحق مین لطف سیر جنان ہے آج
۱۳۰۰

ولہ

مکان درگاہ معین الحق کا گویا قصر جنت ہے — مزہ سبکو فضائے خلد کا آنے لگا دل مین
کرم یہہ مصرع تاریخ ہاتف سے سنا مین نے — یہہ ہے سیر جنان عرس معین حق کی محفل مین
۱۳۰۰

ولہ

جلسہ ہے یہہ مدح وثنا کا روح قدس کا جلوہ ہے — جوش دل ہر مدح سرا ہے سوجھی مضمون عالی آج
ہاتف نے تاریخ کرم یہہ پڑھ کے سنائے محفل مین
بزم مین عرس معین الحق کی واصف ہین سب قدسی آج
۱۳۰۰

وله

ہوئی ہے محفل انور جواب درگاہ عالی مین
سب اس مجمع مین آئین اہل اولی اسرار حق دیکہین

جو اس محفل مین حاضر ہون یقین ہی روز محشر بھی
نبی کے ساتھ جا کر جلوہ دیدار حق دیکہین

جنہین ہو خوف عقبیٰ مغفرت کے اپنے طالب ہون
وہ اس محفل مین آکر رحمت بسیار حق دیکہین

یہہ لازم سب کو ہے احوال سنکر اہل باطل کا
معین الحق نے جو کچھہ کردیا اظہار حق دیکہین

ملک آئے ہین سیاحین اس باعث سے محفل مین
سنین ذکر خدا اور مجمع ابرار حق دیکہین

ملایک اس لیئے ہین اہل وجد و حال مین شامل
کہ اس محفل مین وہ کیفیت اذکار حق دیکہین

سنایا اے کرم یہ مصرع تاریخ ہاتف نے
چلین عرس معین الحق مین اب انوار حق دیکہین

از مولوی انوار الحق صاحب زید مجدہ

اس عرس مین پہلے ختم قرآن ہونگے
پہر شاہ امم کے سب ثنا خوان ہونگے

اے قادریو غزل مناقب کی پڑہو
رونق افروز شاہ جیلان ہونگے

وله زید مجدہ

دربار ہین عین حق معین الحق کے
اذکار ہین عین حق معین الحق کے

آئی ہے ضیا جو دلمین ہر زایر کے
انوار ہین عین حق معین الحق کے

وله زید مجدہ

اس عرس مین آئینگی شہ خیر انام
پڑھتے رہو مومنو صلواۃ اور سلام

کہتے ہین ملک کہ جہک کے انکہون سے چلو
درگاہ معین حق ادب کا ہے مقام

ولہ زید مجدہ

درگاہ معین حق ہے کیا مطلع نور
چلتے ہین یہان شراب عرفان کے جام
انوار جمال عین حق سے معمور
ساقی ہین جناب مست صہبائے طہور

ولہ زید مجدہ

کیا ہے پر فیض ہے مکانِ درگاہ
آتے ہین جو لوگ یان باخلاص وادب
ہے خاک یہان کے باعث نور نگاہ
پاتی ہین مرادین اپنی کیا کیا دلخواہ

ولہ زید مجدہ

جو لوگ ہین صدق دلسے آنے والے
داخل ہوتے ہین جیتی جی جنت مین
انوار وہی ہین فیض پانے والے
درگاہ معین حق مین جانے والے

ولہ زید مجدہ

کیا عرس شہ معین حق کی ہے دہوم
ہے شوق زیارت معین الحق کا
حسرت سے کہلے ہین چرخ پر چشم نجوم
ہر سمت یہان جو قدسیونکا ہے ہجوم

خیالات انوار

۱۳۰

وہ بزم ہے یہہ نعمت دین کے حصول کے
ہے جس مین قدسیونکو تمنا شمول کے
حلقہ ہے ذکر خیر کا عرس معین حق
محفل ہے خاص رحمت حق کی نزول کے
درگاہ مین ہے باب اجابت کہلا ہوا
کی جسنے جو دعا وہ خدانے قبول کے
دفتر ہے منقبت کا ہماری زبان پر
پہر فکر کیا ہے نامۂ عصیان کے طول کی

جس نے معین حق سے مدد لی نہ زہد مین
جسنے کیا تصور شاہ معین حق کو
دلمین ہے داغ عشق جناب معین حق
درگاہ کے ہوا ہے نسیم ریاض خلد
انوار دیکھتے آمد خیر الورا جو یان کو

ہم کہتے ہین کہ اوسنے ریاضت وفضول کی
بے شک اوسنے دولت باطن وصول کی
خوشبو ہے اوسمن گلشن جنت کے پھول کی
جس سے شگفتہ ہوتی ہے خاطر ملول کی
بولا سروش بزم ہے فضل رسول کی
۱۳۰۰

ولہ زید مجدہ

گیارہوان ہے مرشد و یجاہ کا عرس شریف
فکر تھی تاریخ کی انوار ہاتف نے کہا

فیض لینے کے لیئے سر شد ونکی بس ہے یہہ
درگہ اشرف مین اول محفل اقدس ہے یہہ
۱۳۰۰

دیگر

چھا رہا ہے آج دلپر کیا ہے رنگ بیخودی
بارک اللہ بزم عرس مرشد ذیجاہ مین
حال والون مین مزی ہین قوالونمین بہار
دل مین ہے انوار لکھون مصرع تاریخ وہ
بے تکلف غیب سے یہہ کان مین آئی صدا

ہے سرور تازہ تازہ اور کیفیت نئی
ہے بہار عیش و عشرت دل پہ سب کے چھا گئی
لطف دیکھا ہے نہ یہہ چشم تصور نے کبھی
قافیہ عمدہ ہو جسکا اور رینا حرف روی
گیارہوان یہہ عرس ہے اور بزم عالی دوسری
۱۳۰۰

دیگر

چھا رہا ہے خلق کی دل پر سرور و ابتہاج
مصرع تاریخ بھی انوار کیا ہمکو ملا ہو

رنگ عشرت سے جہانکا خوب بدلا ہے مزاج
بزم عالی تیسری درگاہ عالی مین ہے آج
۱۳۰۰

ولہ زید مجدہ

بزم مین آج نئی شان تجلی دیکھی	ہے ضیاء مہ و خورشید جہان مین پھیلی
دہوم ہے عرس مری مرشد ذیجاہ کا ہے	للہ الحمد تمنائے دلی بر آئی ہے
مست ہین اہل ولا جام محبت پیکر	آج عشاق کی آنکھون مین ہی سرسون پہولی
مدح خوانی کی بہارین سر مجلس دیکھین	فکر تاریخ مین ڈوبی تہی طبیعت میری
خوب انوار ملا مصرع تاریخ مجھے	گیارہوین عرس کی ہی بزم علی چوتھی ۱۳۰۰

ولہ زید مجدہ

شادمان ہے آج میری کسقدر طبع حزین	ہے مری پیش نظر سب زینت خلد برین
دہوم ہے بزم عرس مرشد ذیجاہ آج	نعرۂ یا عین حق جاتی ہین تا عرش برین
کیون نہ خوش ہو آتی ہین سب اولیا درگاہ مین	ہے صدا ہر پر کہ طبتم فادخلوہا خالدین
یون سنایا مصرع تاریخ بہی انوار نے	درگہ اشرف مین ہی بزم مقدس پانچوین ۱۳۰۰

ولہ زید مجدہ

آج کیا مجلس پرنور مین ہے نور و ضیا	عیش و عشرت کی چلی آتی ہی ہر سو سے صدا
قال والی ہین تصدق سر مجلس یکسو	اہل دل لوٹتے ہین بزم منور مین مزا
واہ وا مرشد کامل تری بخشش کے نثار	خلق پر وا ہے تیرا آج تلک باب عطا
آج درگاہ مین ہے عرس شہ فضل رسول	مرقد پاک پہ ہے نور خدا جلوہ نما
بزم پرنور مین ہے نور خدا کا ظاہر	حاضر عرس ہین خدام بصد صدق و صفا

ہہم غیب سے تاریخ جو پوچھی انوآر
گیارہوان عرس چہٹی مجلس عالی ہے کہا
۱۳۰۱

ولہ زید مجدہ

تشریف رکھتے ہین یہان جو حضرت فضل رسول
تعظیم سے تکریم سے ہین وسب ستہ حاضر ہین
تاریخ یہہ اکر پڑھی انوار نے درگاہ مین
ہے درگہ عالی مین یہہ بزم مظہر ساتوین
۱۳۰۳

ولہ زید مجدہ

نور پہیلا عرس کی شب کا یہہ ہے
با تجلا رحمت رب کا یہہ ہے
ہے منور شمع سان یہہ باب نور
جلوہ گر یا نور کا شب کا یہہ ہے
قبلۂ حاجات ہے یہہ باب مجد
کعبۂ مقصود ہم سب کا یہہ ہے
کیا بیان ہو فیض باب فضل کا
آستانہ فوز مطلب کا یہہ ہے
یہہ لکہی انوار نے تاریخ عرس
عرس طیب خاصہ ربکا یہہ ہے
۱۳۰۳

قطعہ تاریخ تیاری شامیانہ درگاہ مقدس

تیار شامیانہ پر نور جب ہوا
درگاہ پاک صاحب فیض عمیم کا
وہ کون یعنی قطب زمان شاہ عین حق
شہرہ جہان مین جنکی ہے فضل عظیم کا
عبد المجید افضل اخیار نامدار
تہا جنپہ خاص فضل رسول رحیم کا
اس آستان پاک کی لاریب خاک پاک
اکسیر ہے علاج ہے قلب سقیم کا
تہا قصد یہہ کہ مصرع تاریخ ہو رقم
انوار متہاہم وحزین وا تیم کا
ناگاہ آئی ہہم غیبی سے یہہ ندا
یہہ سایہ بان ہے رحمت رب کریم کا
۱۳۱۰ھ

بالخیر

اشتہار

یہہ کتاب مطبع جماعت تجارت متفقہ اسلامیہ ٹیرلمیٹڈ مین جو مولوی اعجاز احمد صاحب کی فرمایش سے چہپ کر تیار ہوئی اور مہر جماعت تجارت سے مزین ہو کردی گئی بلا مہر مسروقہ سمجہی جایگی ❊

العبــــــــــــــــد

حافظ محمد اکبر منصرم مطبع جماعت تجارت

۲۹ دسمبر ۱۸۹۳ عیسوی